بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

القرآن

بے شک روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں... اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے بخشش اور بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔ الاحزاب: 35

الحدیث

روزہ ایک ڈھال ہے اور دوزخ سے بچانے کے لئے ایک مضبوط قلعہ ہے۔ مسند احمد: 9214، بیہقی: 3571

جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور کا ترجمان

94

ماہ نامہ علم و عمل لاہور

جلد نمبر 8
شمارہ نمبر 10
رمضان ۱۴۳۲ھ
اگست 2011ء

مصلح الامت شیخ الحدیث
حضرت مولانا
صوفی محمد سرور صاحب
دامت برکاتہم

رمضان المبارک اس طرح گزاریئے 4
رمضان میں بخشش کے انمول ذرائع 5
رمضان کے روزے رکھئے، غلط کاموں سے بچئے، اچھے کام کیجئے سب گناہ معاف 10
موسمِ گرما کی شدت اور روزہ داروں کی بلند ہمت 12+13
رمضان المبارک کی برکات 14
رمضان میں گناہ معاف کرانے کے گیارہ قیمتی نسخے 16+17
صدقۂ فطر کے مسائل 20
مسائلِ روزہ 22+23
قضا نمازوں کا قرض ادا کرنے کی فکر کیجئے 26
روزہ کا فلسفہ، عباداتِ رمضان 27
کھجور کے طبی فوائد 28

ہر برائی اور ہر گناہ سے محفوظ رہنے کا نبوی نسخہ:

جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”جو شخص رات کو کروٹ لیتے وقت دس بار بِسۡمِ اللّٰہِ، دس بار سُبۡحَانَ اللّٰہِ اور دس بار اٰمَنۡتُ بِاللّٰہِ وَ کَفَرۡتُ بِالطَّاغُوۡتِ پڑھے تو وہ ہر چیز سے محفوظ رہے گا جس سے وہ ڈرتا ہے اور کسی بھی گناہ تک اس کی پہنچ نہ ہوگی۔ [طبرانی فی الکبیر: 3455]

دین کے کام میں آگے بڑھیے، رسالہ برائے ریکارڈ اپنے پاس محفوظ کیجئے اور دوسروں کو لگوا دیجئے یا کم از کم بتا دیجئے تاکہ وہ اس دینی علمی تحفہ سے فائدہ اُٹھا سکیں۔

اداریہ

از مدیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رمضان کی قدر کیجئے اسے اپنے حق میں قیمتی بنائیے

نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

عشراتِ رمضان رمضان المبارک کے تین عشرے ہیں: پہلا عشرہ (پہلے دس دن) رحمت کا ہے، دوسرا عشرہ مغفرت کا ہے، تیسرا عشرہ آگ سے چھٹکارا حاصل کرنے کا ہے"۔ [صحیح ابن خزیمہ 1887] ایک عشرہ 14400 منٹ کا ہوتا ہے، تینوں عشروں کے (یعنی کل رمضان کے) 43200 منٹ ہیں، ایک ایک منٹ بہت قیمتی ہے مگر ہمارے حق میں اس وقت قیمتی ہے جب کسی گناہ میں وقت نہ لگائیں یا فارغ وقت ضائع نہ کریں یعنی ہر لمحہ کوئی نہ کوئی عبادت، ذکر، تسبیح، درود شریف، کلمہ وغیرہ پڑھتے رہیں تو ہمارے حق میں یہی وقت قیمتی بن سکتا ہے ورنہ انہی لوگوں کے حق میں وقت قیمتی بنے گا جو رمضان میں عبادت میں لگے رہے۔

13 رمضان کو 14 اگست ہے ماہِ رمضان کی قیمتی گھڑیوں کو فضول خرچیوں میں نہ لگائیے اور نہ لگنے دیجئے۔ یاد رہے کہ گناہ کرنا تو بغیر رمضان کے بھی جرم ہوتا ہے اور پھر رمضان المبارک میں کرنا بڑا جُرم بن جاتا ہے اس لئے 14 اگست کو بھی ہمیں آزادیٔ پاکستان پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی غلامی کا ثبوت دینا چاہئے، ہمیں گناہوں سے بچنا، نیکیاں کرنا، عباداتِ رمضان کو اپنانا چاہئے۔ خوب توبہ واستغفار کے ساتھ سحری وافطاری میں خوب دُعائیں مانگنی چاہئیں۔

دُعائے رمضان اَللّٰھُمَّ سَلِّمْنِیْ لِرَمَضَانَ وَسَلِّمْ رَمَضَانَ لِیْ وَتُسَلِّمْہُ مِنِّیْ مُتَقَبَّلاً

"اے میرے اللہ! مجھے رمضان کے لئے سلامت رکھئے اور رمضان کو میرے لئے سلامت رکھئے اور آپ اسے میرے حق میں قبولیت والا بنا کر سلامت رکھئے"۔ [الدعاء للطبرانی: 912]

دُعائے لیلۃ القدر اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ۔

"اے اللہ! آپ معاف فرمانے کو پسند فرماتے ہیں سو مجھے معاف فرما دیجئے"۔ [ترمذی 3513]

دُعائے افطار اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ۔ [ابوداود 2360]

"اے اللہ! میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے رزق پر افطار کیا"۔

جامع استغفار حدیث میں ہے کہ "جو شخص اِن کلمات سے استغفار پڑھے:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

"میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ ہے، قائم رکھنے والا ہے اور اسی کی طرف رُجوع کرتا ہوں"۔ بعض روایات میں ایک، بعض میں تین بار پڑھنے کا آیا ہے تو اللہ جل شانہ اس کی مغفرت فرما دیتے ہیں اگرچہ وہ میدان جہاد سے بھاگا ہو یعنی اتنے بڑے جرم کے باوجود اس استغفار کی برکت سے معافی مل جاتی ہے"۔ [ابوداود 1519] اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دیں

اٰمِیْن ثُمَّ اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

مدیر محمد عتیق الرحمٰن
مدرس و خادم
جامعہ عبداللہ بن عمر، لاہور

ترتیب و پروف ریڈنگ
مولانا محمد طیب الیاس صاحب
مدرس
جامعہ عبداللہ بن عمر، لاہور

مجلس مشاورت

- حضرت مولانا مفتی محمود اشرف عثمانی صاحب، شیخ الحدیث جامعہ دار العلوم کراچی
- مولانا عبد الرحمٰن صاحب، نائب مہتمم جامعہ عبداللہ بن عمر، لاہور
- قاری محمد اسحاق صاحب، مدیر ماہنامہ محاسن اسلام، ملتان
- مولانا محمد نوید خان صاحب، مدرس جامعہ عبداللہ بن عمر، لاہور
- مولانا محمد عمر فاروق صاحب، مدرس جامعہ عبداللہ بن عمر، لاہور

کمپوزنگ و ڈیزائننگ مولانا سعید قاسم صاحب مطبع عکاظ پرنٹر

قیمت فی شمارہ.........12 روپے

قیمت سالانہ...(مع ڈاک خرچ)...150 روپے

رقم پہنچنے پر رسالہ جاری کیا جاتا ہے

رقم منی آرڈر کیجئے یا دستی دیجئے

بیٹھ کر نفل پڑھنے سے آدھا ثواب کم ہو جاتا ہے

جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص کھڑا ہو کر نفل پڑھے زیادہ بہتر ہے اور جو بیٹھ کر پڑھے اس کو کھڑے ہونے والے کے اجر سے آدھا اجر ملے گا۔ [بخاری: 1064]

آپ اپنے رسالہ "ماہنامہ علم و عمل، لاہور" جو کہ خالصتاً دینی، علمی، تحقیقی، بزرگوں کا اعتماد شدہ، اکابرین و مشائخ کا پسندیدہ رسالہ ہے کو پڑھ کر گھر میں ایسی جگہ رکھیے جہاں آنے والے مہمان بھی اس سے فائدہ حاصل کر سکیں، اور اگر آپ مزید اپنے لئے صدقہ جاریہ بنانا چاہیں تو کم قیمت پر خرید کر تقسیم کیجئے اور اپنے دوستوں، عزیزوں کے لئے ایک سال کے لئے جاری کرا سکتے ہیں۔

خط و کتابت کا پتہ
23- کلومیٹر فیروز پور روڈ سوا گجومتہ نزد کاہنہ نو، لاہور پوسٹ کوڈ نمبر 53100

042-35272270
0302-4143044 0331-4546365

Email: aibneumar@yahoo.com
www.ibin-e-umar.edu.pk

اس نمبر پر دینی مسائل پوچھے جا سکتے ہیں صبح دس تا رات دس (جب نمبر کھلا ہو)
0321-8885370

حضرت سلیمان علیہ السلام نے کفر (جادو) نہیں کیا

شیخ الحدیث والتفسیر
حضرت مولانا
محمد سرفراز خان صاحب صفدر
رحمہ اللہ تعالیٰ

سورۃ البقرۃ:102

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

یُعَلِّمُوْنَ	النَّاسَ	السِّحْرَ
تعلیم دیتے تھے	لوگوں کو	جادو کی

ربط پیچھے ذکر ہوا تھا کہ دو چیزیں اسباب سے بالاتر ہیں: 1 معجزہ 2 کرامت۔

جب کہ "جادو" کا کوئی نہ کوئی سبب ضرور ہوتا ہے۔

جادو حرام ھے: حضرت شاہ عبدالعزیز محدّث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اِس مقام پر جادو کی تیرہ قسمیں بیان فرمائی ہیں، وہ ساری کی ساری قسمیں ناجائز اور حرام ہیں۔

شیطانوں سے مدد، جنّات سے مدد، غیر اللہ سے مدد وغیرہ وغیرہ... یہ سب حرام ہیں۔

اگر کوئی جائز چیز اختیار کی جائے مگر کسی کو نقصان پہنچانے کے لئے ہو تو وہ بھی جادو ہی کی قسم ہے۔

یھودی اور عیسائی علماء کی دھوکہ دھی: یہودیوں کے مذہبی راہ نما اور عیسائیوں کے پادری جادو کرتے تھے اور عوام سے کہتے تھے کہ یہ ہماری "کرامت" ہے۔

عوام بڑے سطحی ذہن کے ہوتے ہیں، جب وہ عجیب وغریب چیز دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں "واقعی بھائی! یہ تو بہت پہنچا ہوا ہے کہ اس کے ہاتھ پر کیسی کیسی چیزیں ظاہر ہوتی ہیں"۔ تو یہودیوں اور عیسائیوں کے راہ نماؤں نے لوگوں کے ذہن اتنے بگاڑ دیئے تھے کہ جس کا کوئی حساب ہی نہیں ہے اور پھر (مزید یہ کہ) اپنے جادو کی کڑی حضرت سلیمان علیہ السلام کے ساتھ ملاتے تھے کہ یہ تو اُن سے نقل ہوتا چلا آرہا ہے، حالاں کہ سلیمان علیہ السلام تو اللہ تعالیٰ کے معصوم پیغمبر تھے، وہ تو یہ بُرا کام نہیں کر سکتے تھے، لیکن یہ یہی کہتے تھے کہ ہم جو کچھ کر رہے ہیں یہ حضرت سلیمان علیہ السلام کرتے تھے۔

یھودی اور عیسائی علماء کی تردید: اللہ تعالیٰ نے اس کی تردید (نفی) فرمائی کہ "ان لوگوں نے اُس چیز کی پیروی کی جس کو شیطان تلاوت کرتے تھے حضرت سلیمان علیہ السلام کے عہدِ حکومت میں کہ جس وقت حضرت سلیمان علیہ السلام بادشاہ تھے، اللہ تعالیٰ نے اُن کو انسانوں، جنّوں اور پرندوں پر بادشاہی کا حق دیا تھا اور وہ پرندوں کی بولیاں بھی جانتے تھے، اور اس زمانے میں لوگوں کو جنّات بھی نظر آتے تھے۔ دراصل یہ جنّات جادو کرتے تھے۔ تو فرمایا "ان یہودیوں کے مولویوں اور پیروں نے اس چیز کی پیروی کی جس کو جنّات اور شیاطین پڑھتے...

بقیہ صفحہ 19 پر

دین میں ترقی کا دارومدار اللہ تعالیٰ اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پر ہے۔ (صدرِ جامعہ)

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ اِمام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے باب باندھا ہے

بَابُ الْهِبَةِ لِلْوَلَدِ

اس باب کی غرض یہ ہے کہ **اِمام بخاری** رحمہ اللہ تعالیٰ یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ اگر کسی کے بچّے ایک سے زیادہ ہوں تو سب بچّوں کو ہدیہ برابر دینا واجب (یعنی ضروری) ہے۔ اگر ایک کو کم دے اور دوسرے کو زیادہ دے تو یہ جائز نہیں ہے، اور بچّوں میں لڑکا اور لڑکی کو برابر دینا ہی ضروری ہے۔ مرنے کے بعد تو لڑکی کو لڑکے سے آدھا حصّہ ملتا ہے لیکن اگر کوئی اپنی زندگی میں ہی اپنا مال، زمین، مکان یا نقد جو کچھ بھی ہو تقسیم کرنا چاہے تو وہ لڑکے اور لڑکی دونوں کو برابر دے، لڑکی کو لڑکے سے آدھا نہ دے۔

بَابُ الْهِبَةِ لِلْوَلَدِ اِس باب میں اِمام بخاری جمہور فقہاء اور علماء کی مخالفت کر رہے ہیں۔ **جمہور فقہاء اور علماء کرام** رحمہم اللہ تعالیٰ یہ فرماتے ہیں کہ سب بچّوں کو برابر دینا مستحب ہے واجب نہیں ہے۔

اِختلاف کی وجہ یہ روایت ہے جو اِمام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ اِس باب میں نقل کر رہے ہیں کہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کے کہنے کی وجہ سے اپنے ایک بیٹے کو غلام دیا تو ان کی اہلیہ محترمہ نے کہا کہ اس دینے پر نبی پاک ﷺ کو گواہ بناؤ، تو حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نبی پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ گواہ بن جایئے، نبی پاک ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا تم نے اپنے سب بچّوں کو ایک ایک غلام دیا ہے؟ کہا کہ نہیں، تو پھر فرمایا جس ایک کو دیا ہے اُس سے بھی واپس لے لو"۔ [بخاری: 2446، فتح الباری 212/5]

حاصل یہ ہے کہ **جمہور فقہاء** اس کے یہ معنی کرتے ہیں کہ اگر دوسرے بچّوں کو تکلیف پہنچانے کی نیّت سے ایک کو دیا دوسروں کو نہ دیا تو "گناہ" ہوگا۔ عام حالات میں گناہ نہیں ہے۔ ایک کے بچّے زیادہ ہیں اور وہ کسی ایک کو زیادہ دے دے ضرورت کی وجہ سے تو جائز ہے۔

محمد سرور عفی عنہ

آمین ثم آمین وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِیْنَ

رمضان المبارک میں بخشش کے انمول ذرائع

ڈاکٹر بن مولانا عبدالرحمن حضرت صوفی صاحب

اللہ تعالیٰ نے رمضان شریف کے مہینہ کو ہمارے لئے بخشش کا ذریعہ اور گناہ معاف کروانے کا وسیلہ بنایا ہے۔

ایک حدیثِ پاک کا مفہوم ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بدُعا فرمائی تین شخصوں کے بارے میں، اُن میں سے ایک وہ شخص بھی ہے جس نے رمضان کا مہینہ پایا اور اپنی بخشش نہ کروائی کہ وہ شخص ہلاک ہو جائے، ذلیل ہو جائے۔ آپ ﷺ نے اس پر فرمایا آمین۔ [صحیح ابنِ حبّان: 907]

اللہ تعالیٰ حضرت جبرائیل علیہ السلام کو بھیجنے والے اور حضرت جبرائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ ہی کے حکم سے بدُعا کر رہے ہیں اُن لوگوں پر جنہوں نے رمضان شریف کا حق ادا نہیں کیا، اور اپنے گناہوں کی معافی نہیں مانگی اور جناب رسول اللہ ﷺ اس پر آمین فرما رہے ہیں، **ذرا غور کیجئے!** اس بدُعا کا کتنا اثر ہوگا۔

رمضان المبارک میں بخشش کے انمول ذرائع

1. رمضان شریف میں روزے فرض کرنے کا مقصد یہی ہے کہ گناہوں کی بخشش ہو جائے۔ [بخاری 38 مسلم 1817]
2. تراویح بھی اسی لئے مقرّر کی گئی ہیں کہ گناہ معاف کر دیئے جائیں۔ [بخاری 1905 مسلم 1815]
3. جو کسی ملازم کے کام میں تخفیف (کمی) کرتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ معاف کر دیتے ہیں۔ [صحیح ابنِ خزیمہ: 1887]
4. اعتکاف کرنے والے کے بھی اللہ تعالیٰ گناہ معاف کر دیتے ہیں۔ [دیلمی: 7981]
5. جو شخص لیلۃ القدر میں قیام کرتا ہے اس کے بھی گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ [بخاری 1910 مسلم 1817]

دیکھئے! کتنے ذرائع ایسے ہیں جن سے ہمارے گناہ معاف ہو رہے ہیں۔

حدیث شریف میں ہے کہ "رمضان شریف میں روزانہ ہر افطاری کے وقت وہ ساٹھ ہزار آدمی جو جہنّم کے مستحق ہو چکے ہیں ان کو بھی اللہ تعالیٰ معاف فرماتے رہتے ہیں اور آخری دن میں تمام معافی پانے والے لوگوں کے برابر لوگ معاف فرماتے ہیں۔

یعنی 30×60000=18 لاکھ۔ [الترغیب والترہیب: 1500]

جب رمضان شریف کی برکت سے خود اللہ تعالیٰ نے معافی کے ذریعے قائم فرما دیئے ہیں تو اگر ہم خود اہتمام اور توجّہ سے رمضان شریف میں باقاعدہ مغفرت مانگنے اور دُعا کرنے کا خاص اہتمام کر لیں تو کیا وہ معاف نہ فرمائیں گے؟ جب کہ وہ تو ایسے رحیم و کریم ہیں کہ توبہ کرنے والے سے بہت خوش ہوتے ہیں۔ اور جو شخص یہ پسند کرے کہ جب اس کا نامۂ اعمال اس کو ملے تو اُسے خوشی نصیب ہو اس کو چاہیئے کہ کثرت سے استغفار کیا کرے۔......

بقیہ صفحہ 9 پر

جس شخص کا رمضان سلامتی سے گزر گیا اس کا پورا سال سلامتی سے گزرے گا۔ [بیہقی: 3708]

رمضان المبارک اس طرح گزاریئے

از افادات
حضرت مولانا مفتی عبدالستار صاحب

(1) پورے ذوق وشوق سے روزے اور تراویح کا اہتمام کیا جائے تاکہ ہم رحمتِ خداوندی کے خزانوں سے حصّہ پاسکیں۔ (2) مسجد میں تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ نماز باجماعت کی پابندی کا عزم (پختہ ارادہ) کیا جائے کہ کوئی نماز فوت ہوگی نہ جماعت چھوٹے گی۔ (3) کلمۂ طیّبہ، درود شریف، توبہ واستغفار کی کثرت کی جائے تاکہ کوئی وقت ذکر سے خالی نہ رہے۔ (4) تلاوتِ قرآن کا خصوصی اہتمام ہو... نوافل میں بھی، دیکھ کر بھی۔ ''نماز میں قرآن شریف کی تلاوت غیرِ نماز کی تلاوت سے افضل ہے اور غیرِ نماز کی تلاوت تسبیح وتکبیر سے افضل ہے۔ الحدیث [بیہقی: 2243]

(5) روزہ کا ایک مقصد تقویٰ کا حصول ہے یعنی گناہوں سے بچا جائے۔ ﴿البقرۃ: 183﴾ اگر گناہوں کو نہ چھوڑا تو روزہ بے جان ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص جھوٹ اور اس پر عمل کو نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو کوئی حاجت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔ [بخاری: 5710]

(6) نظر کو گناہ سے بچانا (غیر محرم کو دیکھنے سے، ٹی وی دیکھنے سے)، زبان کی حفاظت کرنا (جھوٹ، غیبت وغیرہ سے) ہاتھ پاؤں حتیٰ کہ دماغ کے گناہوں سے بھی روزہ کو پاک رکھنا جیسے کھانا پینا چھوڑا ہے اسی طرح گناہوں کو بھی چھوڑے، کھانا پینا افطاری کے بعد حلال ہو جاتا ہے لیکن گناہ افطاری کے بعد بھی حلال نہیں، نہ رمضان میں نہ غیر رمضان میں۔ (7) مغفرت اور رحمتِ خداوندی حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھنا۔ (8) بازار اور گھریلو کاموں سے جس قدر جلد ہو سکے فراغت حاصل کرنا۔ (9) یہ مبارک مہینہ اہل اللہ (نیک لوگوں) کی صحبت اور خدمت میں گزارنا جیسا کہ ہمارے اکابر کا معمول تھا۔ (10) اپنے ملازمین کے لئے کام میں سہولت کرنا بھی مطلوب ہے۔ (11) اپنے پڑوسیوں اور غرباء ومساکین کی عزّت اور دل داری بھی اس ماہ کا خصوصی عمل ہے۔

حدیث میں ہے ''نبی کریم ﷺ کی سخاوت اس ماہ میں بہت بڑھ جایا کرتی تھی، آپ ﷺ چلتی ہوا سے بھی زیادہ سخی ہو جاتے تھے۔ [بخاری: 1803، مسلم: 6149]

(12) اسلام کی سربلندی، علماء ومدارسِ دینیہ کی حفاظت، مظلوم مسلمانوں کی حمایت و نُصرت اور ملک پاکستان کی حفاظت کی خوب دُعائیں کی جائیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو رمضان کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ثم آمین یارب العالمین

حالاتِ حاضرہ کی ابتری اور شریعت کی رہبری

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اپنی اصلاح کے لئے فکرمندی

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حالات پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ ہر شخص ہر آن ہر لمحہ اس فکر میں تھا کہ میرے اندر کیا خرابی ہے اور وہ کسی طرح دور ہو جائے، دوسرے کو اپنے سے بڑا اور افضل سمجھا جاتا تھا۔ حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں فریاد کرتے ہوئے آئے کہ نَافَقَ حَنْظَلَۃُ "کہ حنظلہ تو منافق ہو گیا"۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا بات ہے؟ تو عرض کیا کہ مجھے ایسے لگتا ہے کہ میں منافق ہو گیا ہوں اس واسطہ کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں ہوتا ہوں تو ایسا لگتا ہے جیسے جنّت اور جہنّم کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں اور آخرت کی فکر دل پر سوار رہتی ہے، لیکن جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس سے باہر جاتا ہوں بیوی بچّوں سے ملتا ہوں تو پھر وہ کیفیّت ختم ہو جاتی ہے اور جو آخرت کی فکر ہے وہ میرے دل سے جاتی رہتی ہے اور دُنیا کی باتوں میں لگا رہتا ہوں یہ تو منافقت ہوئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں تو آخرت کی فکر آپ کی مجلس سے جا کر اس سے غافل ہو گیا۔ اب یہ فکر پیدا ہو رہی ہے، کیوں؟ اس لئے کہ دماغ اس طرف لگا ہوا ہے کہ میرے اندر کیا خامی ہے؟ اس فکر کی وجہ سے دل میں یہ تشویش پیدا ہو گئی کہ میں منافق ہو گیا ہوں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تسلّی دی فرمایا کہ آپ منافق نہیں ہوئے، یہ وقت وقت کی بات ہوتی ہے، یہ کیفیّات جو ہیں یہ آتی جاتی رہتی ہیں، اس کی فکر زیادہ نہ کرو، الحمدللہ آپ کے اعمال دُرست ہیں کوئی گناہ کا کام نہیں ہوا، اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو، اگر گھر جا کر جنّت جہنّم کا تصوّر دماغ سے ہٹ گیا اس کی وجہ سے کوئی منافقت نہیں ہوئی۔ اصل بات کی فکر کرو کہ تمہارے کام صحیح ہو رہے ہوں۔ [مسلم: 7142، ترمذی: 2514]

کیفیّات کا آنا غیر اختیاری ہے

حکیم الاُمّت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اکثر و بیشتر جب آدمی دین کی طرف چلتا ہے تو وہ اس چکر میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ پہلے تو دل نماز کے اندر بہت لگا رہتا تھا اب نماز میں دل نہیں لگتا تو اسی سے بعض اوقات پریشان ہو جاتا ہے۔ تو حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ کیفیّات کہ کبھی گریہ طاری ہو گیا، کبھی نہیں ہوا، کبھی رونا آ گیا، کبھی نہیں آیا، یہ غیر اختیاری اُمور ہیں، انسان کے اختیار میں نہیں ہے کہ رونا آئے، یہ کام تو کچھ اور لوگوں کے ہوتے ہیں جو زبردستی اپنے آپ کو رُلاتے ہیں، اُن کو یہ فن بھی آتا ہے کہ جب چاہے رولئے اور جب چاہے ہنس لئے۔ لیکن عام طور سے جو رونا آتا ہے یہ غیر اختیاری

معاملہ ہے کہ کبھی رونا آ گیا کبھی نہیں آیا۔

اللہ تعالیٰ نے شریعت کا مدار اس غیر اختیاری کام پر نہیں رکھا، لہٰذا اس کی فکر میں مت پڑو، اگر آ گیا تو اچھی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے رو لئے، یہ دیکھو کہ تم سے جو اصل مطلوب ہے وہ عمل صحیح ہو رہا ہے کہ نہیں۔ نماز پڑھ رہے ہو، روزہ رکھ رہے ہو، جھوٹ سے بچ رہے ہو تو الحمدللہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے یہ کیفیات تو آتی رہتی ہیں ان کی فکر میں نہ پڑو۔

نماز میں دل لگانا فرض ہے نماز میں دل نہ لگنا اپنے اختیار کی بات نہیں ہے۔ حکیم الامّت حضرت مولٰنا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک صاحب نے عرض کیا کہ حضرت! نماز میں میرا دل ہی نہیں لگتا، تو حضرت نے فرمایا کہ "دل لگنا فرض نہیں دل لگانا فرض ہے"۔ مطلب یہ کہ اپنی طرف سے دل لگانے کی کوشش تو کر لو لیکن اگر نہیں لگتا غیر اختیاری طور پر خیالات آتے ہیں تو اُس پر کوئی مؤاخذہ (پکڑ) نہیں۔

حضرت گنگوہی کی مبارک باد حضرت مولٰنا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں مبارک باد دیتا ہوں اُس شخص کو کہ جس کو ساری زندگی نماز میں مزہ نہ آیا ہو پھر بھی پڑھتا رہا۔ اس بات کی مبارک باد دیتا ہوں کہ الحمدللہ اس نے باوجود مزہ نہ آنے کے محض اللہ تعالیٰ کی خاطر نماز پڑھی ہے، اگر مزہ آ رہا ہوتا تو ہو سکتا ہے کہ مزہ کی خاطر پڑھتا کہ مزہ آ رہا ہے چلو یہ بھی ایک مزہ کا کام ہے اس لئے پڑھ رہا ہوں لیکن جس کو مزہ نہ آیا اور پھر بھی باوجود دل نہ چاہنے کے، دل نہ لگنے کے حاضر ہو گیا تو وہ اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنے نفس کو کچل کر اپنی خواہشات کو پامال کر کے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو میں اُس کو مبارک باد دیتا ہوں۔

نمازوں کی ناقدری نہ کیجئے اکثر ہمارے دل میں یہ خیال آیا کرتا ہے کہ ہم کیا کریں؟ ہماری نمازیں کیا بس سر مارنا ہے، نماز میں کھڑے ہیں تو دل میں ناپاک خیالات آ رہے ہیں، اس کی وجہ سے بعض اوقات ہم اپنی نمازوں کی ناقدری شروع کر دیتے ہیں، کہتے ہیں ہماری نمازیں کیا؟ اور یہ بھی درحقیقت شیطان کا ایک دھوکہ ہے کیوں کہ اگر دل میں یہ بات بیٹھ گئی کہ ہماری نمازیں کچھ نہیں ہیں تو یہ بات آگے بڑھ کر کسی وقت نماز کو چھڑوا بھی سکتی ہے تو یہ شیطان کا دھوکہ ہے۔

نماز میں کوتاہی ہو جائے تو توبہ کر لو حضرت شیخ عارفی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو کہ اُس نے توفیق عطا فرما دی۔ ہاں! جو اس میں غلطیاں ہوئیں ان سے توبہ استغفار کر لو۔ لیکن اس کی ناقدری نہ کرو۔ اور یہی وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کی سنّت یہ ہے کہ نماز پڑھنے کے بعد آپ ﷺ تین مرتبہ فرماتے تھے اَستَغفِرُ اللّٰہ [سنن ترمذی:300]

جاری ہے

رمضان المبارک صبر کا مہینہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ۔
"رمضان صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنّت ہے"۔ [ابنِ خزیمہ: 1887]

لَوْ كَانَ الصَّبْرُ رَجُلاً لَكَانَ رَجُلاً كَرِيماً۔
جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ "اگر صبر انسان ہوتا تو بڑا مہربان ہوتا"۔ [حلیۃ لابی نعیم 290/8]

صبر ایسی چیز ہے کہ جس کی زندگی کے ہر ہر شعبہ میں ضرورت ہے۔

صبر کی تین قسمیں ہیں

① صَبْرٌ عَلَى الطَّاعَةِ "نیکی پر صبر" یہ ہے کہ نیکی کرنے میں نفس رُکاوٹ ڈالے۔
جیسے گرمیوں کا روزہ اور سردیوں میں فجر کی نماز بہت مشکل معلوم ہوتے ہیں۔ یہاں نفس کی نہ مانے بلکہ نیکی پر صبر کرے یعنی فوراً حکم کو پورا کرے۔

② صَبْرٌ فِي الْمُصِيبَةِ "مصیبت میں صبر" یہ ہے کہ مصیبت اور پریشانی کے موقع پر گناہ نہ کرے۔ مثلاً کسی حادثہ کی صورت میں شکوہ و شکایت نہ کرے اور اپنے ہاتھ پاؤں اور زبان وغیرہ سے گناہ سرزد نہ ہونے دے۔

③ صَبْرٌ عَنِ الْمَعْصِيَةِ "گناہ پر صبر" یہ ہے کہ گناہ کے موقع پر اپنے آپ کو گناہ سے روکے۔ جیسے بدنظری کا موقع ہو پھر اس سے بچے تو اس سے دِل میں نور پیدا ہوتا ہے ایسے ہی غیبت کرنے یا سُننے سے بچے تو بہت ثواب ہوتا ہے۔

صبر کی اُونچی شان

ہماری حالت اتنی کمزور ہے کہ پسندیدہ چیز کے چلے جانے پر بے صبرے ہو جاتے ہیں اور طرح طرح کے گناہ کر بیٹھتے ہیں۔ جب کہ جناب رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تو پسندیدہ چیز کو خود دور فرما دیا کرتے تھے۔ اسی وجہ سے آپ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی صبر کی شان تو بہت اُونچی ہے۔

جیسے ایک مرتبہ جناب رسول اللہ ﷺ خلافِ معمول نماز کے فوراً بعد لوگوں کے درمیان سے ہوتے ہوئے گھر تشریف لے گئے اور پھر جلد ہی واپس تشریف لے آئے پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "کچھ سونا گھر پر پڑا تھا میں نے کہا تقسیم کر آؤں، اس لئے گیا تھا"۔ [طبرانی: 11697]

اسی طرح بوقتِ ضرورت چندہ جمع کرنے کے لئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ گھر کے سارے مال کا آدھا حصّہ یہ کہتے ہوئے لے آئے کہ آج ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے آگے نکل جاؤں گا کیوں کہ وہ اتنا مال کہاں سے لائیں گے؟ جا کر دیکھا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پورے گھر کا سارا مال لے آئے۔ جناب رسول اللہ

نے پوچھا گھر کیا چھوڑا؟ حضرت ابوبکر صدیق نے عرض کیا اللہ اور اللہ کے رسول کا نام۔ (ترمذی، 3675 ابوداؤد 1680)

خیر! یہ حضرات بڑے اُونچے درجہ کے تھے۔ ہمارے لئے بس اتنا ہی کافی ہے کہ اسباب اختیار کر کے بھروسہ اللہ تعالیٰ پر رکھیں اور ہر کام میں صبر سے کام لیں۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''نماز پڑھا کرو اور صبر کیا کرو۔'' (البقرۃ: 153) ایک تفسیر میں یہاں صبر سے مراد روزہ ہے کہ صبر یعنی روزہ اور نماز سے کام لیا کرو۔

ایک ملفوظ: ایک شخص نے حکیم الاُمّت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ حافظ لوگ جو محراب (تراویح) سُناتے ہیں اور اُن کو دیا جاتا ہے اور علماء اس کو قرآن کی اُجرت قرار دے کر ''ناجائز'' کہتے ہیں اگر اس کو حبسِ اوقات (خاص اوقات میں اپنے آپ کو روکے رکھنا) کی اُجرت قرار دی جائے تو کیا بُرائی ہے؟ فرمایا کہ حبسِ اوقات کی اُجرت کہاں ہے؟ اگر حافظ جی مہینہ تک ٹھہرے رہے اور پڑھے نہیں تو کون دے گا؟ اور اگر حافظ جی دن بھر پھرا کریں اور رات کو (قرآن) سُنا دیں تو مل جائے گا یہ خالص اُجرت قرآن پڑھنے پر ہے۔

رمضان المبارک میں قرآن پاک تراویح میں سُنایا جاتا ہے اور ختم کیا جاتا ہے اور یہ مستحب بھی ہے لیکن اس کے عوض میں کوئی رقم لینا شرعاً جائز نہیں ہے۔ جیسے قرآن پاک یا کچھ اور پڑھ کر ایصالِ ثواب کر کے اس کا معاوضہ لینا، کچھ کھا پی لینا جائز نہیں ہے ایسے ہی تراویح میں بھی قرآن پاک پڑھ کر اس کا معاوضہ لینا جائز نہیں ہے۔ شریعت کا یہی حکم ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

بقیہ:...رمضان میں بخشش کے انمول ذریعے

جب کوئی مسلمان گناہ کرتا ہے تو جو فرشتہ اس گناہ کو لکھنے والا ہے وہ تین ساعات (لمحے) انتظار کرتا ہے فوراً وہ گناہ نہیں لکھتا اگر وہ توبہ کر لیتا ہے تو وہ فرشتہ گناہ نہیں لکھتا۔ (تفسیر الخازن، سورۃ الرعد 7/4)

دیکھئے! اللہ جلّ شانہ نے یہ کتنی رعایت دی ہے۔ لہٰذا ہم کو بھی چاہئے کہ ہر گناہ سے بچیں خاص کر رمضان المبارک کے اس مختصر عرصے میں ہر قسم کے گناہ سے بچنے کی مکمل کوشش کریں اور اس کے لمحات کو زیادہ سے زیادہ توبہ واستغفار میں گزاریں۔ حکیم الاُمّت حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ''جو شخص رمضان شریف کے (اس ٹریننگ کے) مہینے کو احتیاط سے (گناہ سے بچتے ہوئے) گزارے گا اللہ تعالیٰ کی رحمت بے پناہ ہے اُس کو باقی 11 ماہ کے اندر بھی گناہ سے بچنے کی توفیق ہو جائے گی''۔

اللہ تعالیٰ تبارک وتعالیٰ ہمیں اس مبارک زمانہ کی ہر ہر لمحہ قدر کرنے کی توفیق عطا فرما دیں۔ آمین

رمضان کے روزے رکھیئے، غلط کاموں سے بچیئے، اچھے کام کیجئے سب گناہ معاف

از مدیر ماہ نامہ علم وعمل، لاہور

(1) جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم نے فرمایا کہ ”جس نے رمضان کا روزہ رکھا، اور اس کی حدود کی پہچان حاصل کی، جن کاموں کی رعایت ضروری ہے ان کی رعایت کی تو اس کے تمام گزشتہ گناہوں کی مغفرت کردی جاتی ہے“۔ [ابنِ حبّان 3433، بیہقی 2623]
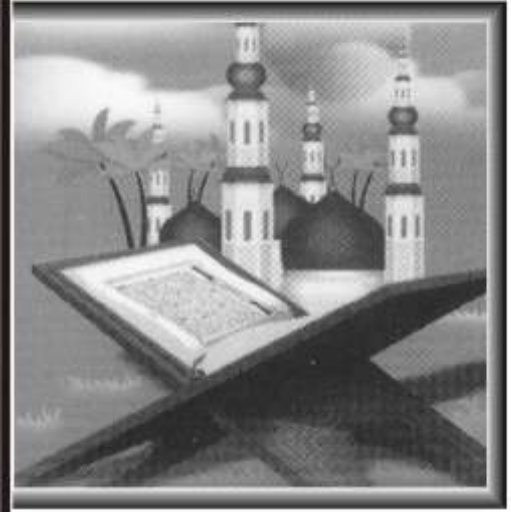
(2) جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم نے فرمایا کہ ”رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا شخص (مرد ہو یا عورت) بخشا بخشایا ہے، اور اللہ تعالیٰ سے مانگنے والا نامراد نہیں رہتا یعنی اس کی دُعائیں قبول ہوتی ہیں“۔ [طبرانی فی الاوسط: 6170]

(3) جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم نے فرمایا کہ ”رمضان المبارک کا مہینہ میری اُمّت کا مہینہ ہے، جس مسلمان نے روزہ رکھا، جھوٹ نہ بولا، کسی کی غیبت نہ کی، اور حلال رزق سے افطار کیا، اندھیری رات میں فجر وعشاء کی نماز کے لئے مسجد میں جانے کی کوشش کرتا رہا اور اپنے باقی فرائض کی حفاظت کرتا رہا یعنی بروقت فرض، واجب ادا کرتا رہا تو وہ اپنے گناہوں سے ایسے نکل جائے گا جیسے سانپ اپنی کینچلی سے نکلتا ہے“۔ [الترغیب والترھیب: 1494]

(4) جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم نے فرمایا کہ ”جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے جنّت کے تمام دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور پورے مہینہ میں ایک بھی دروازہ (ایک منٹ کے لئے بھی) بند نہیں کیا جاتا اور دوزخ کے تمام دروازے بند کردیئے جاتے ہیں اور پورے مہینہ میں دوزخ کا کوئی بھی دروازہ (ایک منٹ کے لئے بھی) نہیں کھولا جاتا، اور سرکش شیاطین قید کردیئے جاتے ہیں، اور ہر رات پکارنے والا صبح تک پُکارتا رہتا ہے کہ اے خیر کے تلاش کرنے والے! متوجّہ ہو اور بشارت حاصل کر، اور اے بُرائی کے طلب گار! بس کر اور آنکھیں کھول۔ اس کے بعد فرشتہ کہتا ہے: ہے کوئی مغفرت چاہنے والا کہ اس کی مغفرت کردی جائے؟ ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ حق تعالیٰ جلّ شانہٗ اس کی توبہ قبول فرمائیں؟ ہے کوئی دُعا کرنے والا کہ اس کی دُعا قبول کی جائے؟ ہے کوئی مانگنے والا کہ اس کا سوال پورا کیا جائے“۔ [بیہقی 3334]

(5) جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم نے فرمایا کہ ”جس نے رمضان المبارک کے روزے رکھے اور عیدین کے دن غسل کر کے عیدگاہ کی طرف گیا اور رمضان المبارک کو صدقۂ فطر پر ختم کیا تو عیدگاہ سے وہ (مرد) اس حال میں لوٹے گا کہ اس کی مغفرت ہو چکی ہوگی“۔ [طبرانی فی الاوسط: 5784]

نیکیوں کی سیل میں خوب نیکیاں کما کر لازوال نعمتوں کا ثواب لیجئے۔ (مدیر)

ماہِ رمضان کی آمد اور تلاوتِ قرآن کریم

از ملفوظات حضرت مولانا ابرار الحق ہردوئی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ

مرسلہ
محمد راشد
ڈیرہ اسماعیل خان

تلاوتِ قرآن کا مطلب ارشاد فرمایا کہ رمضان میں کرنے کی چیزوں میں سے ایک یہ ہے کہ تلاوت کا اہتمام کرے۔ تلاوت کا مطلب ہم سمجھتے ہیں کہ ایک پارے سے تیس پارے تک پڑھنا، بلکہ تلاوت کہتے ہیں کہ قرآن پاک کا پڑھنا۔ اب مان لو ایک شخص ہے وہ پورا قرآن نہ پڑھا ہو چند سورتیں پڑھی ہیں یا یاد ہیں تو اسے جو سورتیں یاد ہیں اُنہیں پڑھ لے۔ تو یہی اس کی تلاوت ہوگی۔ ایک دفعہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (سورۂ اخلاص) سورۂ فلق، سورۂ ناس فجر کے بعد پڑھ لے تو حفاظت رہتی ہے۔ یٰسٓ شریف پڑھ لی تو دن بھر کے کاموں میں آسانی اور سہولت ہو جاتی ہے۔ (مجالس محی السنّۃ: ص 51)

تلاوتِ قرآن کی کثرت ارشاد فرمایا کہ بعض اللہ تعالیٰ کے بندے ایسے ہوتے ہیں کہ اس طرح کی عادت ڈال لیتے ہیں کہ کسی کو پتہ نہیں ہوتا۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ رمضان شریف میں ایک قرآن پاک تو دن بھر میں ختم فرمایا کرتے تھے اور ایک رات میں اور ایک تراویح والا (یعنی اکسٹھ ختم فرماتے)۔ (مجالس محی السنّۃ: ص 53)

تلاوتِ قرآن کی صحت ارشاد فرمایا کہ اکثر معاملات میں کچھ نہ کچھ مستحبات و مستحسنات ہیں اور اس کا جو جمال ہے آج اکثر سے اکثر خواص بھی اس سے غافل ہیں۔ بڑے بڑے قاریوں کو دیکھا کہ تراویح میں قرآن پاک صحیح کرنے کی فکر کا خیال نہیں، اگر کسی شاعر کا کلام پڑھا جا رہا ہو اور وہ شاعر بھی اس مجلس میں موجود ہو تو پڑھنے والا کتنی احتیاط سے پڑھتا ہے، اگر کسی نے غلط پڑھ دیا تو شاعر کو کتنا ناگوار ہوتا ہے۔ اگر کسی بادشاہ شاعر کے کلام کو کوئی غلط سلط پڑھے تو بادشاہ کس قدر ناراض ہوگا؟ اب غور کا مقام ہے کہ مخلوق کے کلام میں تو اس قدر احتیاط اور خالق کے کلام کو جس طرح چاہیں پڑھیں۔ پھر اِس پر یہ توقّع کہ ہر ہر حرف پر دس نیکیاں ملیں گی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کلام اللہ کی جیسی عظمت ہونی چاہئے تھی آج اس میں کمی ہوگئی ہے، جس کی بنا پر یہ معاملہ ہو رہا ہے۔ اس لئے تلاوت کے وقت یہ دھیان رکھا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو حکم دیا ہے کہ ہم کو سُناؤ! کیسا پڑھتے ہو؟ اور جو لوگ سُننے والے ہیں وہ یہ خیال کریں کہ احکم الحاکمین کا کلام پڑھا جا رہا ہے۔ انتہائی عظمت و محبّت کے ساتھ سُنیں۔ اس سے ان شاء اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی عظمت پیدا ہو جائے گی۔ (ملفوظات ابرار: ص 30)

اللہ تعالیٰ صحیح صحیح تجوید کے ساتھ ہمیں اپنا کلام پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

موسمِ گرما کی شدّت اور روزہ داروں کی بُلند ہمّت

مولانا محمد طیب الیاس صاحب
لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ الآیۃ ﴿البقرۃ:183﴾

"اے ایمان والو! تم پر روزہ فرض کیا گیا ہے"۔

حدیثِ پاک میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ

اِنَّ اللّٰہَ فَرَضَ صِیَامَ رَمَضَانَ۔ الحدیث [نسائی: 2210]

"اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے کو فرض فرمایا"۔

رمضان شریف کے روزے ہر مسلمان (مرد و عورت) پر جو مجنون اور نابالغ نہ ہوں فرض ہیں جب تک کوئی (شرعی) عُذر نہ ہو، روزہ چھوڑنا دُرست نہیں ہے۔ (بہشتی زیور 202/3 بحوالہ ہندیہ)

بہت سے خوش قسمت انسان بڑے اہتمام سے روزہ رکھتے ہیں اور اس کے علاوہ دوسری عبادات بھی ادا کر کے اپنے لئے ذخیرۂ آخرت جمع کرتے ہیں اور وہ رمضان کی بابرکت ساعات سے خوب فیض یاب ہوتے ہیں، اُن کے ارادوں میں موسم کی شدّت کوئی رُکاوٹ نہیں ڈالتی اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حاصل کرنے کے لئے روزہ کی طوالت، پیاس کی کثرت اور حبس کا موسم ان کے ارادوں کو کمزور نہیں ہونے دیتا۔ جب کہ بعض بدقسمت اور کم ہمّت لوگ بلاوجہ روزے چھوڑ کر نہ صرف بہت بڑے ثواب سے محروم ہو جاتے ہیں بلکہ وہ اپنے ربّ تعالیٰ کی ناراضگی بھی مول لیتے ہیں حالاں کہ اگر ذرا سی ہمّت کر لی جائے تو اللہ تعالیٰ صبر کی توفیق عطا فرما دیتے ہیں اور روزہ رکھنا آسان ہو جاتا ہے اور بعض بدبخت نافرمانی کا کُھلم کُھلا اظہار کرتے ہیں کہ اعلانیہ کھاتے پیتے ہیں۔ اور بلاوجہ روزہ نہیں رکھتے بڑے شرم کا مقام ہے کہ جس کی نعمتیں استعمال کرتے ہیں اس کے حکم کی ذرّہ پرواہ نہیں کرتے۔

بہرحال ذیل میں روزہ داروں کے چند ایمان افروز واقعات ذکر کئے جاتے ہیں جس سے روزہ داروں کی ہمّت میں اضافہ ہو اور روزہ خوروں کے لئے عبرت کا سامان ہو اور وہ بھی اللہ تعالیٰ کے حکم کی لاج رکھنے والے بن جائیں۔

پہلا واقعہ: عبداللہ ڈی ہوگ ڈچ نیوی میں اعلیٰ افسر تھا۔ وہاں سے ریٹائرمنٹ لے کر وہ ایک کارگوشپ (سامان بردار بحری جہاز) کا کپتان بن گیا، یہ جہاز مشرقی بندرگاہوں اور یورپ کے درمیان باربرداری کے کام آتا تھا۔ 1948ء میں ایک بار اس کا جہاز کراچی کی بندرگار پر کچھ سامان لدوانے کے لئے رُکا، گرمی اور حبس کا موسم تھا، سامان لادنے والے مزدور پسینے میں شرابور تھے، جہاز کے عملہ نے اُنہیں ٹھنڈا پانی دیا تو سب مزدوروں نے پینے

سے انکار کردیا کیوں کہ اُن کا روزہ تھا۔

ڈی ہوگ کو ایک بوڑھے مزدور پر بڑا ترس آیا جو گرمی، حبس اور سامان کے بوجھ تلے بدحال ہو رہا تھا۔ دوسروں کی نظروں سے بچا کر وہ اس بوڑھے مزدور کو اپنے کیبن میں لے گیا اور اُسے ٹھنڈے جوس کا گلاس دے کر اشارہ کیا کہ یہاں پر اُسے کوئی نہیں دیکھ رہا وہ چپکے سے اسے پی لے۔ بوڑھے مزدور نے نفی میں سر ہلایا اور جوس کا گلاس پیئے بغیر واپس کردیا اور آسمان کی طرف انگلی اُٹھا کر اللہ اللہ کہتا ہوا کیبن سے باہر آگیا۔ اَن دیکھے خدا کی ذات پر اس قدر مکمّل، پُختہ ایمان دیکھ کر ڈی ہوگ کا دل تو اسی وقت مسلمان ہو گیا لیکن اس کے دماغ نے یہ تبدیلی ایک برس کے بعد قبول کی۔

(شہاب نامہ: ص 542)

دوسرا واقعہ: اپریل 1919ء میں رولٹ ایکٹ کے خلاف جلیانوالہ باغ امرتسر میں احتجاجی جلسے پر گورا فوج نے فائرنگ کر کے تقریباً 300 مظاہرین ہلاک کردیئے۔

تب ایک برطانوی میجر ریمزے میسی نے نہتّے مظاہرین پر گولی چلانے سے صاف انکار کردیا تھا۔ اس پر میجر میسی کا عہدہ گھٹا دیا گیا۔ 1930ء میں میجر میسی قلعہ اٹک میں تعیّنات تھا اُس نے اپنے دفتر کی کھڑکی سے دیکھا کہ ایک سکھ حوالدار شدید گرمی میں ایک مسلمان سپاہی کو میدان میں دوڑا رہا ہے جس نے سر پر ریت کی بوری اُٹھا رکھی تھی۔

بھاگتے بھاگتے سپاہی سُست پڑتا تو حوالدار اسے ہنٹر رسید کرتا، خاصی دیر بعد سکھ حوالدار نے مسلمان سپاہی کو وقفہ کا اشارہ کیا تو وہ سپاہی ریت کی بوری زمین پر رکھ کر سیدھا نل کی طرف گیا اور وضو کر کے وہیں دھوپ میں اس نے نماز کی نیّت باندھ لی، میجر میسی بڑی حیرت سے یہ منظر دیکھ رہا تھا، سپاہی نماز سے فارغ ہوا تو میجر نے ان دونوں کو اپنے دفتر میں بُلوایا، سکھ حوالدار نے بتلایا کہ اِس کو صبح کی پریڈ میں دیر سے شامل ہونے پر سزا دی جارہی ہے۔ میجر نے سپاہی کی باقی سزا معاف کروادی اور اس سے پوچھا کہ تم اتنی سخت گرمی میں نل پر پہنچ کر پانی پیئے بغیر ہی وضو کر کے نماز کے لئے کیوں کھڑے ہوگئے؟ سپاہی نے بتایا کہ میرا روزہ ہے۔ میجر نے کہا ''مگر وہاں تمہیں کون دیکھ رہا تھا؟ سپاہی بولا ''میرا اللہ تو مجھے دیکھ رہا تھا''۔ مسلمان سپاہی کے اس ایمان، یقین کا انگریز میجر پر اتنا اثر ہوا کہ اس نے انگریزی لٹریچر اور ترجمہٴ قرآن خرید کر مطالعہ کیا اور اسلام قبول کرلیا۔ (ہفت روزہ ندائے ملّت 16 تا 22 فروری 2006ء)

یہ تو اُن لوگوں کا حال تھا لیکن آج اپنے معاشرہ پر نظر ڈالی جائے تو ہم لوگ بلاوجہ روزہ چھوڑ دیتے ہیں اور بہانہ بناتے ہیں کہ ہم روزہ نہیں رکھ سکتے۔ **یاد رکھئے!** کہ اللہ تعالیٰ دلوں کے احوال کو بخوبی جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اِن واقعات سے سبق حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

رمضان المبارک کی برکات

تحریر
حافظ
محمد امان اللہ خان
سرحد

رمضان المبارک کا مہینہ رحمتوں اور برکتوں کا مہینہ ہے۔اس میں اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں بارش کی طرح نازل ہوتی ہیں، لیکن اس کے مستحق وہی لوگ ہوسکتے ہیں جو عبادات اور اعمالِ صالحہ کے ذریعہ اس کے حصول کے لئے کوشش کریں۔ بیت اللہ شریف میں اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں، مسجدِ نبوی میں بھی اور دیگر تمام مساجد میں بھی اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول ہوتا رہتا ہے لیکن ان رحمتوں کے حصول کے لئے اس کے پاس جانا ہوتا ہے جب کہ رمضان المبارک کی رحمتیں ہمارے پاس آتی ہیں۔

اب یہ ہم پر منحصر ہے کہ ان رحمتوں کو حاصل کرتے ہیں یا غفلت کر کے خود کو محروم رکھتے ہیں۔

روزہ میں بندہ جب مرغوبات اور خواہشات سے اپنے آپ کو روک لیتا ہے جو اپنی ذات کے اعتبار سے جائز اور حلال ہے تو ان چیزوں سے بدرجہ اولیٰ دور رہے گا جو شرعاً ممنوع اور حرام ہیں۔ پھر بھوک اور پیاس کی وجہ سے نفسانی قوّت کمزور ہوتی ہے اور شہوت کی تیزی میں کمی آتی ہے، نفسانیت مردہ اور روحانیّت زندہ ہوتی ہے جس کی وجہ سے اس کا دل خوفِ خداوندی سے لب ریز ہوتا ہے اور اِطاعتِ خدا اور اِطاعتِ رسول کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”رمضان المبارک اللہ جلّ شانہ‘ کا مہینہ ہے“۔ [طبرانی فی الاوسط 1444]

بعض کہتے ہیں کہ رمضان نام اسی لئے رکھا گیا کہ اس میں عبادت سے گناہ جلتے ہیں۔ (فیض القدیر: 2596)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ”ہر چیز کی زکوٰۃ ہوتی ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے“۔ [ابنِ ماجہ: 1745]

گویا رمضان کے روزوں سے جسمانی اور روحانی ہر قسم کے امراض سے پاکی حاصل ہوتی ہے۔ ایک حدیث میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”کہ یہ وہ مہینہ ہے جس میں مؤمن کا رزق کشادہ کیا جاتا ہے“۔ [صحیح ابنِ خزیمہ: 1887]

روزہ سے جہاں ظاہر و باطن پاک ہوتے ہیں وہاں صحّت اور تندرستی بھی حاصل ہوتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”روزے رکھو صحت مند رہو گے“۔ [طبرانی فی الاوسط 8312]

اس مہینہ کی سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ جنّت کے دروازے کُھل جاتے ہیں اور جہنّم کے دروازے بند ہوجاتے ہیں، اس کا بڑا فائدہ عالَمِ برزخ والوں کو ہوتا ہے کہ جہنّم کی سختیوں میں کمی آجاتی ہے اور شیاطین قید کر لئے جاتے ہیں۔ حکیم الاُمّت حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں توفیقِ حق ہمت و عزم سے حاصل ہوتی ہے اس لئے اہلِ اسلام کو خصوصاً رمضان میں اپنی توانائیاں اعمالِ صالحہ یعنی فرائض کی ادائیگی، نوافل، تلاوت، ذکر و اذکار میں صرف کرنی چاہئے اور لغویات سے بچنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

روزہ میرے لئے ہے اور میں خود ہی اس کا (بے حساب) بدلہ دوں گا۔ [بخاری و مسلم]

بداعمالیوں کی مختلف سزائیں

قسط:4

مولانا مجیب الرحمٰن، ڈیرہ اسماعیل خان

زمین میں دھنسنا اور شکلوں کا تبدیل ہونا

(1) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’میری اُمّت میں دھنسنا اور شکل بدلنا بھی ہوگا اور یہ تقدیر کے عقیدے کے منکروں میں ہوگا‘‘۔ [ترمذی 2152]

(2) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’میری اُمّت کے آخری دور میں زمین میں دھنسنا، پتھروں کی بارش اور شکلیں تبدیل ہوں گی، پوچھا گیا کب ہوگا؟ فرمایا جب گانے بجانے کے آلات اور گانے والی عورتیں ظاہر ہوں گی اور شراب پینا جائز سمجھا جائے گا‘‘۔ [ذم الملاھی لابن ابی الدنیا 277/5]

(3) حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ’’اس اُمّت کے کچھ لوگ کھانے پینے اور کھیل کے شغل میں رات گزاریں گے صبح کو ان کی شکلیں بندروں اور خنزیروں کی ہو جائیں گی اور کئی لوگ صبح کو دھنس جائیں گے اور پتھروں کی بارش ہوگی۔ صبح کو لوگ کہہ رہے ہوں گے رات فلاں گھر دھنس گیا، یا رات فلاں خاندان دھنس گیا اور ان پر اللہ تعالیٰ بُری آندھی جس نے عاد کو ہلاک کیا بھیجیں گے، کیوں کہ وہ شراب پیتے ہوں گے اور سود کھاتے ہوں گے اور گانے والی عورتیں رکھتے ہوں گے اور ریشم پہنتے ہوں گے اور رشتہ داریاں توڑتے ہوں گے۔ [حوالہ بالا 278/5]

(4) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ’’آخرزمانہ میں اس اُمّت کے کچھ لوگوں کی شکلیں بندروں اور خنزیروں کی ہو جائیں گی، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ وہ لوگ توحید اور رسالت کی گواہی دیتے ہوں گے؟ فرمایا ہاں! اور روزے بھی رکھتے ہوں گے، نمازیں بھی پڑھتے ہوں گے، حج بھی کرتے ہوں گے۔ عرض کیا: کیا وجہ ہوگی؟ فرمایا گانے کے آلات اور ڈھول اور گانے والی عورتیں رکھیں گے، رات شراب پینے اور کھیل میں گزاریں گے اور صبح بندر اور خنزیر ہو چکے ہوں گے۔ [حوالہ بالا 280/5-281]

عیش اور مزے لوٹنے والے سوچیں اور عبرت پکڑیں یہ اُمّت کن خرمستیوں میں مبتلا ہوگئی، کہیں ہمارے گھروں میں ہماری اولادیں اِسی عیش پرستی کا سبق تو نہیں پڑھ رہیں؟ کہیں ہمارے رشتہ داروں اور گھرانہ میں یہ بیماریاں عام تو نہیں ہوگئیں؟ اگر ایسا ہے تو ہم ان کو ڈرائیں، خوف دلائیں تاکہ وہ باز آجائیں اور دُنیا و آخرت کی رسوائیوں اور عذاب سے بچ جائیں۔

جاری ہے

روزے دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔ [بخاری، مسلم]

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔

رمضان المبارک میں گناہ معاف کروانے کے

گیارہ قیمتی نسخے

از مدیر
ماہ نامہ ''علم وعمل''
لاہور

رمضان المبارک کا مہینہ روحانی ترقّی کا مہینہ ہے، اس میں ضروری کاموں، فرائض، نفلی عبادات، تسبیحات اور تلاوت میں مصروفیت بڑھ جائے تو یہی ماہ ہمارے لئے برکت اور ترقّی کا مہینہ بن سکتا ہے۔ افسوس! کہ ہم اس ماہ کو بھی دوسرے مہینوں کی طرح فضولیات میں گزار دیتے ہیں۔ رمضان کے مہینہ کا ایک ایک منٹ بہت قیمتی ہے، ہر ہر لمحہ کوئی نہ کوئی نیکی کرتے رہئے۔ اپنے لئے بہت فائدہ، عمدہ ترقّی، رحمتِ الٰہی، مغفرت اور رضا و قُرب جیسی چیزیں ملنا کیا مشکل ہے، بس کسی کی بُرائی نہ کیجئے۔ روزہ رضائے الٰہی کی نیّت اور شوق سے رکھئے، وقت پر نمازیں پڑھئے، کسی کو تنگ نہ کیجئے، جھوٹ نہ بولئے، باقی سب فرائض، واجبات، سُنَنِ مؤکّدہ کو پورا کیجئے، جب فارغ بیٹھیں تو تلاوت، درود شریف و تسبیحات پڑھتے رہئے۔

1 تسبیحات کے ذریعہ گناہ معاف: حدیث شریف میں ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم نے فرمایا کہ ''جو شخص ہر نماز کے بعد سُبْحَانَ اللّٰہِ 33 بار، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ 33 بار اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ 33 بار پڑھے یہ ننانوے ہوگئے پھر سوویں بار کے لئے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ پڑھے تو اس کے گناہوں کی بخشش کردی جاتی ہے خواہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں''۔ [مسلم: 1380، مسندِ احمد: 8820]

2 دو کام کیجئے سب گناہ معاف جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم نے فرمایا کہ ''دو کام ایسے ہیں کہ جو ان پر عمل کرے وہ جنّت میں داخل ہوگا، وہ دونوں کام بہت آسان ہیں مگر ان پر عمل پیرا بہت کم لوگ ہیں: (1) ہر نماز کے بعد جو دس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ، دس مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، دس مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے یہ پڑھنے میں (پانچ نمازوں میں) 150 ہوئے لیکن اعمال کے ترازو میں 1500 مرتبہ ہوں گے۔ (2) سوتے وقت سُبْحَانَ اللّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ 33، 33 بار اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ 34 بار کہے تو پڑھنے میں یہ تعداد سو ہوگی مگر ثواب کے اعتبار سے ایک ہزار مرتبہ ہوں گے (ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہے)۔ پھر فرمایا کہ اس پڑھائی کی تعداد (ثواب کے اعتبار سے) 2500 ہوگئی، اور تم میں سے کون شخص 2500 گناہ کرے گا؟ یعنی نیکیاں زیادہ ہوجائیں گی اور

مرتے ہی بخشش چاہتے ہیں تو ان صفحات پر لکھی ہوئی تسبیحات پڑھا کیجئے۔ (مدیر)

گناہ کم رہ جائیں تو بلا عذاب بخشش ہوسکتی ہے"۔ [ترمذی 410، نسائی 1348، ابنِ ماجہ 926]

3 جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ "جو شخص نماز کے بعد سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے تو وہ شخص اس حال میں کھڑا ہوگا کہ اس کی مغفرت ہوچکی ہوگی"۔ [مسندِ بزار 6468]

4 **صبح وشام سو، سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ پڑھنے سے سب گناہ معاف** جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ "جو شخص صبح کو سو مرتبہ، شام کو سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ پڑھے تو اس کے گناہوں کی مغفرت کردی جائے گی خواہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں"۔ [رواہ الحاکم وصحّحہ: 1906، صحیح ابنِ حبّان: 859]

5 **سچے دل سے کلمہ پڑھیے سب گناہ معاف** جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ "جو شخص اس حال میں فوت ہو کہ سچے دل سے لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌرَّسُوْلُ اللّٰہِ کی گواہی دیتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادیتے ہیں"۔ [مسندِ احمد 22051، نسائی 10975، ابن ماجہ 3796]

نوٹ: یہ سب ثواب رمضان کے علاوہ کے ہیں رمضان المبارک میں ستّر گنا زیادہ ثواب ملتا ہے۔

6 جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ "جس شخص نے صبح (فجر) کی نماز کے بعد سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ اور سو مرتبہ لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھا تو اس کے گناہوں کی مغفرت کردی جائے گی، خواہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں"۔ [نسائی 1354]

7 **لیلۃ القدر میں نماز خوب پڑھیے سب گناہ معاف** جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ "جو شخص ایمان کے ساتھ ثواب کی اُمّید سے (عبادت کے لئے) کھڑا ہو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں"۔ [بخاری 1910]

8 **رمضان میں روزے رکھیے سب گناہ معاف** جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ "جو شخص رمضان المبارک کا روزہ رکھے ایمان کے ساتھ ثواب سمجھتے ہوئے تو اس کے گزشتہ سب گناہوں کی بخشش کردی جائے گی"۔ [بخاری 1802]

9 **مغرب وعشاء کے درمیان نماز پڑھیے دن بھر کے سب گناہ معاف** جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ "مغرب اور عشاء کے درمیان نماز کو لازم پکڑو یعنی ضرور پڑھ لیا کرو کیوں کہ اس وقت کی نماز دن بھر کے گناہوں اور بیہودگیوں کو صاف کردے گی"۔ [رواہ الدیلمی 3029]

10 لیٹتے وقت تین بار یہ دعا پڑھے سب غلطیاں معاف جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم نے فرمایا کہ ’’جوشخص اپنے بستر پر لیٹتے ہوئے تین مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآاِلٰہَ اِلَّاھُوَالْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ پڑھے تواس کے گناہوں کی بخشش کردی جاتی ہے۔خواہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں یادرخت کے پتوں کے برابر ہوں یاریت کے ذرّات کے برابر ہوں خواہ دنیا کے دنوں کی تعداد کے برابر ہوں‘‘۔ [ترمذی: 3397،مسند احمد: 1089]

11 ہر برائی اور ہر گناہ سے محفوظ رہنے کا نبوی نسخہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم نے فرمایا کہ ’’جوشخص رات کو کروٹ لیتے وقت دس بار بِسْمِ اللّٰہِ، دس بار سُبْحَانَ اللّٰہِ اور دس بار اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَ کَفَرْتُ بِالطَّاغُوْتِ پڑھے تو وہ ہر چیز سے محفوظ رہے گا جس سے وہ ڈرتا ہے اور کسی بھی گناہ تک اس کی پہنچ نہ ہوگی‘‘۔ [طبرانی فی الکبیر: 3455]

وَاٰخِرُ دَعْوَانَااَنِ الْحَمْدُلِلّٰہِ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلٰی خَیْرِخَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ.

تبصرہ و تعارُف

از مدیر
ماہ نامہ علم وعمل
لاہور

نام کتاب: عمدۃ البیان فی تفسیر القرآن المعروف تفسیر المدنی الکبیر

صفحات: 774 (پہلی جلد، دو پارہ)

ملنے کا پتہ: القاسم اکیڈمی، جامعہ ابی ہریرہ برانچ پوسٹ آفس، خالق آباد ضلع نوشہرہ

نیز مکتبہ سیّد احمد شہید اردو بازار، لاہور سے بھی مل سکتی ہے۔ قرآن کریم کی تفاسیر کا سلسلہ قرنِ اول سے لے کر اب تک ماشاء اللہ تعالیٰ جاری وساری ہے، اپنے اپنے دور میں علماء ومشائخ وماہرفن حضرات نے تفاسیر لکھی ہیں، یہ تفسیری کتاب ماشاء اللہ تعالیٰ بہت عمدہ ہے جیسا کہ اپنے نام ہی سے واضح ہے۔ ترجمہ اور لطائف ومعارف سے پُر ہے، عام فہم ہے، مجلّد ہے، خوب صورت ٹائٹل کے ساتھ ہے اور عنوانات بھی خوب رکھے گئے ہیں۔ البتہ عنوانات میں اکثر جگہ طوالت ہے اس طرح کہ ایک جیسے دو دو لفظ لکھے ہوئے ہیں۔ مثلاً حکم وارشاد، اسی طرح ذکرو بیان، اسی طرح تذکیرو یاددہانی۔ اگر عنوانات میں ایک لفظ ہوتا تو زیادہ بہتر تھا۔

بہرحال مجموعی لحاظ سے بہت عمدہ کتاب ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے فائدہ اُٹھانے کی توفیق عطافرمائیں اور معزّز مؤلف وناشرین کے حق میں قبولیت عطاہو۔ آمین ثمّ آمین

یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلٰی خَیْرِخَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ.

آخری دم تک اپنانے کی چیز

مرسلہ
محمد قاسم میواتی
لاہور

حضرت عمر رضی اللہ عنہ: تقویٰ کیا ہے؟

حضرت اُبیؓ بن کعب رضی اللہ عنہ: اے امیر المؤمنین! کیا آپ کبھی ایسے راستے سے گزرے ہیں جس میں کانٹے دار جھاڑیاں ہوں؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہ: ہاں!

حضرت اُبیؓ رضی اللہ عنہ: وہاں کیسے گزرتے ہیں؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہ: دامن کو کانٹوں سے بچاتے ہوئے

حضرت اُبیؓ رضی اللہ عنہ: یہی تقویٰ ہے کہ اپنے آپ کو گناہوں سے بچا کر زندگی گزارنا۔ (تفسیر ابن کثیر 164/1)

تقویٰ کتنی اہمیت اور فضیلت کی چیز ہے قرآن کھول کر اوراق پلٹتے جائیں گے تو تقریباً ہر دوسرے تیسرے صفحے پر پھول بوٹوں کی طرح آپ کو ''لفظِ تقویٰ'' مہکتا ہوا نظر آئے گا کہیں اس کی فضیلت کا ذکر ہے، کہیں اس کی اہمیت کو اُجاگر کیا گیا ہے اور کہیں اس کے حصول کے طریقے بیان کئے گئے ہیں۔

رمضان شریف کی مبارک ساعتوں کے اندر اہم ترین عبادات میں سے ایک عبادت ''روزہ'' ہے، دن بھر بھوک اور پیاس برداشت کرنا اور نفسانی خواہشات کو کُچلنا، پھر صرف ایک یا دو دن نہیں بلکہ مسلسل ایک مہینہ تک، اس حکم کی مصلحت کیا ہے؟ یہ مشقّت کیوں اُٹھوائی جاتی ہے؟ صرف تقویٰ حاصل کرنے کے لئے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''تم پر روزے فرض کئے گئے جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تاکہ تم متقی (پرہیزگار) بن جاؤ''۔ ﴿البقرۃ:183﴾

رمضان المبارک کے اندر دوسری اہم عبادت ''تلاوتِ کلام پاک'' ہے جو اسی مہینہ کے اندر نازل ہوا، اگر آپ غور کریں گے تو معلوم ہوگا کہ مقصدِ قرآن بھی ''تقویٰ'' ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿البقرۃ:2﴾

''یہ قرآن ہدایت ہے تقویٰ والوں کے لئے''۔

ہم مشاہدہ کرتے ہیں کہ ایک گناہ گار مسلمان بھی روزہ رکھ کر بہت سے گناہوں سے بچتا ہے لیکن افسوس ہوتا ہے کہ رمضان المبارک کے جانے کے بعد ہم پھر انہیں گناہوں کی طرف لوٹ آتے ہیں حالاں کہ تقویٰ تو آخری دم تک اپنانے کی چیز ہے۔

بقیہ: ...حضرت سلیمان علیہ السلام نے کفر (جادو) نہیں کیا

تھے سلیمان علیہ السلام کے عہدِ حکومت میں حضرت سلیمان علیہ السلام نے کفر نہیں کیا لیکن جنوں اور شیطانوں نے کفر کیا تھا کہ وہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے اور یہ ''جادو کفر'' ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے جادو نہ سیکھا اور نہ سکھلایا۔ تو یہ جنات اور شیاطین کا کفر ہے اور یہ چیزیں ان سے نقل ہوتی چلی آرہی ہیں کرامت اور معجزہ کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

سحری کھایا کرو کیوں کہ سحری کھانے میں برکت ہے۔ [بخاری، مسلم]

صدقۂ فطر کے مسائل (از مولانا رفعت قاسمی صاحب)

صدقۂ فطر کا حکم صدقۂ فطر "واجب" ہے فرض نہیں۔ اور صدقۂ فطر واجب ہونے کے لئے صرف تین شرطیں ہیں: (1) آزاد ہونا (2) مسلمان ہونا (3) کسی ایسے مال کے نصاب کا مالک ہونا جو اصلی ضرورتوں سے فارغ ہو اور قرض سے بالکل یا ایک نصاب کے بقدر محفوظ ہو، اس مال پر ایک سال کا گزر جانا شرط نہیں، نہ مال کا تجارتی ہونا شرط ہے، نہ صاحبِ مال کا بالغ ہونا شرط ہے۔ یہاں تک کہ نابالغ بچّوں اور مجنونوں پر بھی صدقۂ فطر واجب ہے، ان کے اولیاء کو ان کی طرف سے ادا کرنا جائز ہے اور اگر ولی نہ ادا کرے اور وہ اس وقت خود مال دار ہوں تو بالغ ہو جانے کے بعد یا جنون زائل ہو جانے کے بعد خود ان کو نابالغی یا جنون کے زمانہ کا صدقۂ فطر ادا کرنا چاہئے۔

صدقۂ فطر کے وجوب میں حکمتیں (1) عید کا دن خوشی کا ہے اور اس دن اسلام کی شان و شوکت کثرت جمعیّت کے ساتھ دکھائی جاتی ہے اور صدقہ دینے سے یہ مقصد خوب کامل ہو جاتا ہے۔ (2) اس کے علاوہ اس میں روزہ کی تکمیل ہے کہ صدقۂ فطر دینے سے روزہ مقبول ہو جاتا ہے۔ (3) اس صدقہ میں حق تعالیٰ کا عظیم الشان احسان ہے کہ اس نے ماہِ مبارک سے مشرّف کیا اور اس میں روزہ رکھنے کی ہم کو توفیق دی اور کچھ ادائے شکر بھی ہے۔ (علم الفقہ 4/50-51)

صدقۂ فطر کی مقدار صدقۂ فطر میں گندم یا گندم کا آٹا یا گندم کا ستو دے تو آدھی چھٹانک اور پونے دو سیر (پونے دو کلو) بلکہ احتیاط کے لئے پورے دو سیر یا کچھ زیادہ دینا چاہئے کیوں کہ زیادہ ہونے میں کوئی حرج نہیں ہے بلکہ بہتر ہے اور اگر جو یا جو کا آٹا دے تو اس کا دوگنا دینا چاہئے اور اگر جو کے علاوہ کوئی اور دے جیسے چنا، جوار، چاول تو کم از کم اتنا دے کہ اس کی قیمت اتنی گندم کے برابر ہو جائے جس میں پونے دو کلو گندم آسکے۔ (بہشتی زیور 3/35 بحوالہ فتاویٰ عالمگیری 2/192)

سب سے بہتر فطرانہ اگر گندم یا جو کی قیمت دے دی جائے تو یہ سب سے بہتر ہے۔ (عالمگیری 1/192)

اگر زمانہ سستا ہو تو نقد دینا بہتر ہے اگر خدا نخواستہ گرانی (مہنگائی) کا ہو تو کھانے کی چیزوں کا دینا افضل ہے اور "علم الفقہ" کے حاشیہ میں ہے کہ امراء کو یہ مناسب ہے کہ ان میں سے گراں چیز کی قیمت دیں مثلاً آج کل چھوہارے اور منقیٰ سب چیزوں میں گراں ہیں لہٰذا اس کی قیمت دیا کریں کیوں کہ حدیث میں ہے:

اِذَا وَسَّعَ اللّٰهُ فَوَسِّعُوْا [صحیح ابن حبان: 2306]

"جب اللہ تمہیں زیادہ دے تم بھی زیادہ دو"۔

(علم الفقہ 4/53)

شبِ قدر کی دُعا اور خوب اعمال کیجئے

مولانا محمد عمر فاروق صاحب، لاہور

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر مجھے شبِ قدر کا علم ہو جائے تو میں کیا مانگوں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ دُعا مانگو:

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّی

''اے اللہ! تو بے شک معاف کرنے والا ہے اور پسند کرتا ہے معاف کرنے کو پس مجھے معاف فرمادے''۔ [ترمذی: 3513]

یہ نہایت جامع دُعا ہے کہ حق تعالیٰ اپنے لطف وکرم سے آخرت کے مطالبہ سے معاف فرما دیں تو اس سے بڑھ کر اور کیا چاہیئے؟

اس رات میں جاگ کر نماز، تلاوت، درود شریف اور دُعاؤں کا خوب اہتمام کرنا چاہیئے، اور اگر ذمّہ میں قضا نمازیں ہوں تو ان کو تمام نفلی عبادات پر ترجیح دے۔

اس رات کا کوئی خاص عمل نہیں ہے۔

بہتر یہ ہے کہ تھوڑے تھوڑے سبھی اعمال کیئے جائیں، اس طرح ہر قسم کے اعمال کا ثواب بھی حاصل ہو جائے گا اور اَدل بدل کر عبادت کرنا بھی آسان ہوگا، کبھی تلاوت کرنے لگے تو کبھی تسبیحات میں مشغول ہو جائے۔

اس رات مسجدوں میں جمع ہونے اور باقاعدہ تقریریں وغیرہ کرنے کرانے سے اگرچہ یہ فائدہ تو ہوتا ہے کہ مِل جُل کر جاگنا آسان ہو جاتا ہے مگر اس کی ہمیشہ پابندی کرنا اور بہت زیادہ اہتمام کرنا اچھا نہیں علماء نے اس کو پسند نہیں کیا۔ (مراقی الفلاح: ص 219)

اس میں **پہلی بات** تو یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام کے دور میں شبِ قدر میں جاگنے کا یہ طریقہ نہ تھا حالاں کہ اس کی قدر و قیمت وہ حضرات ہم سے زیادہ پہچانتے تھے۔

دوسری ایک اہم بات یہ ہے کہ ستائیسویں رات کو بہت زیادہ اہتمام کرنے کی وجہ سے عام لوگوں کا ذہن یہ بن جاتا ہے کہ آج ہی شبِ قدر ہے حالاں کہ یہ غلط ہے کہ ستائیسویں رات ہی یقینی طور پر شبِ قدر ہے۔ اس کا ایک نقصان یہ ہوگا کہ پھر وہ کسی اور رات کو جاگنے، عبادت کرنے کا اہتمام نہیں کرتے۔ جب کہ اس کے چھپانے کا ایک بڑا راز یہی ہے کہ لوگ اس کی تلاش میں بہت سی راتوں میں عبادت کیا کریں۔ (رمضان کیا ہے؟: ص 163)

صلوٰۃ التسبیح پڑھیئے

اگلے پچھلے چھوٹے بڑے سب گناہ معاف۔ [نسائی، ابوداؤد، ابنِ ماجہ، بیہقی]

لوگ ہمیشہ خیر پر رہیں گے جب تک کہ غروب کے بعد افطار میں جلدی کرتے رہیں گے۔ [بخاری، مسلم]

مسائلِ روزہ

یکے از تلامذہ
حضرت صوفی صاحب

1 اگر روزہ کے دوران آنکھ میں دوائی ڈالنے یا لگانے کی ضرورت ہے تو دوائی ڈالنا یا لگانا جائز ہے اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

(فتاویٰ تاتارخانیہ 366/2)

2 رمضان المبارک میں روزہ دار کی عبادت کے اجر کو بڑھا دیا جاتا ہے، اگر نفلی کام کرے گا تو فرض کے برابر اور اگر ایک فرض پورا کرے گا تو ستّر فرضوں کے برابر اس کو اجر ملے گا۔

[صحیح ابنِ خُزیمہ 1887]

3 اگر عورت دن میں سوگئی یا مرد سوگیا اور ایسا خواب دیکھا جس سے غسل کرنا فرض ہوگیا تو روزہ فاسد نہیں ہوا، روزہ بدستور برقرار ہے البتہ جتنی جلدی ہوسکے غسل کرلے۔ (البحر الرائق 272/2)

4 حیض اور نفاس کے علاوہ اگر خون آتا ہے تو وہ ''استحاضہ'' ہے۔ استحاضہ کے دوران نماز، روزہ معاف نہیں ہیں لہٰذا استحاضہ کے دوران نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا لازم ہے۔ (الفقہ الاسلامی والادلتہ 616/2)

5 اگر کوئی شخص رمضان المبارک میں بلا عذر روزہ نہ رکھے اور اعلانیہ طور پر کھائے پیئے تو وہ فاسق ہے اور اسلامی شعائر کی توہین کرنے والا ہے۔ (شامی 151/2)

6 آفتاب غروب ہونے کا یقین ہونے کے بعد افطار کا صحیح وقت ہوجاتا ہے اس کے بعد افطار میں دیر کرنا مکروہ ہے اور خلافِ سنّت ہے، ہاں اگر کسی وجہ سے غروب آفتاب میں شُبہ ہو تو دو چار منٹ انتظار کرلینا بہتر ہے۔

(بدائع الصنائع 105/2)

7 تازہ کھجور سے افطار کرنا مستحب ہے ورنہ خُشک کھجور سے اور اگر وہ بھی نہ ہو تو پانی سے۔

[ترمذی: 150/1]

8 امتحان کی وجہ سے روزہ چھوڑنا یا توڑنا جائز نہیں ہے۔ روزہ رکھے اور روزے کے ساتھ امتحان دے اللہ تعالیٰ کی مدد ہوگی۔

(فتاویٰ رحیمیہ 256/7)

9 روزہ کی حالت میں کوئی بھی انجکشن لگوانا جائز ہے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔ (شامی 395/2)

10 روزے کے دوران بغل کے بال لینا جائز ہے اس سے روزہ پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ (البحر الرائق 259/2)

11 اگر عورت رمضان شریف میں پاک ہوئی تو پاک ہونے کے بعد سورج غروب ہونے تک کچھ کھانا پینا جائز نہیں، سورج غروب ہونے تک روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہے لیکن یہ دن روزہ میں شمار نہ ہوگا بلکہ اس کی قضاء لازم ہوگی۔ (البحر الرائق 291/2)

12 روزہ کی حالت میں پھول سونگھنا جائز

ہے اس سے روزہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ (شامی 417/2)

13 جھوٹ بولنا، جھوٹی شہادت دینا اور جھوٹی قسم کھانا بہت بڑا گناہ ہے اس سے بچنا تمام مسلمانوں پر لازم ہے ورنہ آخرت میں سخت عذاب ہوگا البتہ روزہ فاسد نہیں ہوتا لیکن مکروہ ضرور ہوتا ہے۔ (معارف السنن 366/5 شامی 412/2)

14 رمضان المبارک کے احترام کی خاطر دن کے وقت ہوٹل بند رکھنا ضروری ہے خواہ کھانے پینے والے کسی بھی مذہب کے ہوں کیوں کہ روزہ ''شعائر اللہ'' میں سے ہے اور شعائر اللہ کی تعظیم و احترام واجب ہے۔

15 روزے کے دوران (حیض و نفاس کے علاوہ) جسم کے کسی حصّہ سے بھی خون نکلے گا تو روزہ فاسد نہیں ہوگا البتہ وضو فاسد ہو جائے گا۔ اس لئے روزہ کے دوران جسم کے کسی حصّہ سے بھی خون نکل جائے، پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، مثلاً ایکسیڈنٹ ہو گیا اور خون نکلا یا جسم کٹ گیا خون نکلا یا نکسیر جاری ہو گئی یا بواسیر سے خون خارج ہوا وغیرہ تو روزہ فاسد نہیں ہوگا۔ (بدائع الصنائع 92/2)

16 روزے کے دوران اگر کسی مریض کو خون دینے کی ضرورت ہو تو خون دینا جائز ہے اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا البتہ اتنا خون دینا جس سے کمزوری آجائے مکروہ ہے لیکن روزے پر کسی قسم کا اثر نہیں ہوگا۔ (عالمگیری 200/1)

17 اگر روزے کے دوران خون لینے کی ضرورت ہے تو خون لے سکتے ہیں روزہ فاسد نہیں ہوگا۔ (البحر الرائق 476/2 بدائع الصنائع 93/2)

18 روزہ میں شدید ضرورت کے تحت داڑھ نکلوانا جائز ہے۔ بلا ضرورت داڑھ نکلوانا مکروہ ہے اگر خون یا دوا پیٹ کے اندر چلی جائے اور تھوک پر غالب یا اس کے برابر ہو تو روزہ فاسد ہو جائے گا قضا لازم ہوگی کفّارہ نہیں۔ (شامی 396/2)

19 روزہ کی حالت میں داڑھی (اسی طرح سر میں تیل لگانا اور کنگھی کرنا جائز ہے۔ (البحر الرائق 273/2)

20 موسم گرما میں دن بڑا ہونے کی صورت میں بھی روزہ رکھنا لازم ہے، دن بڑا ہونے کی وجہ سے روزہ کے بدلے میں فدیہ دینا جائز نہیں ہوگا۔ ہاں اگر بڑھاپے یا بیماری کی وجہ سے روزہ رکھنے کی طاقت نہیں اور آئندہ روزے کے قابل ہونے کی اُمّید بھی نہیں تو اس صورت میں فدیہ دینا جائز ہوگا البتہ فدیہ دینے کے بعد اگر روزہ رکھنے کی طاقت حاصل ہو گئی تو فدیہ باطل ہو جائے گا اور فوت شدہ روزوں کی قضا کرنا لازم ہوگا۔ (عالمگیری 207/1)

21 روزے کے دوران بچّے کو دودھ پلانے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا کیوں کہ دودھ پلانے سے کوئی چیز اندر نہیں گئی بلکہ باہر آتی ہے باہر آنے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ (البحر الرائق 278/2)

رمضان المبارک ایک تربیتی کورس

مولانا
محمد شریف صاحب
کشمیری

یوں تو زندگی کا ہر ہر لمحہ قیمتی ہے کیوں کہ یہی وہ لمحات ہیں جن کے اُوپر زندگی کو بنانے کا یا بگاڑنے کا دارومدار ہے لیکن انسان غفلت کی زندگی گزارتے ہوئے ایسے قیمتی لمحات کو ضائع کر دیتا ہے، مگر اللہ تعالیٰ انسان کو بہت سے ایسے سنہری اور قیمتی لمحات عطا فرماتے ہیں کہ جس میں انسان اپنی زندگی کو سنوار سکتا ہے، اور نہایت بدقسمت ہیں وہ لوگ جو اِن قیمتی لمحات کو ضائع کر کے اپنی زندگی کو برباد کر دیتے ہیں۔

انہی قیمتی لمحات میں سے رمضان المبارک کے مقدّس لمحات ہیں جو اُمّتِ مسلمہ کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک خاص تحفہ اور ایک تربیتی کورس ہے، جو یہ بتاتے ہیں کہ ہم پوری زندگی ان اعمال کے مطابق گزاریں جن کا ہمیں رمضان سے درس ملتا ہے۔

1 تقویٰ کی شمع روشن کرنا روزہ کا سب سے اہم مقصد تقویٰ کی شمع روشن کرنا ہے اور متقی انسان اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ معزّز بنتا ہے۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ تقویٰ انسان کی قوّتِ حیوانیہ کو توڑتا ہے کہ جس کے نتیجہ میں گناہ کرنے کا جذبہ سُست پڑ جاتا ہے۔

حکیم الاُمّت حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ ''صرف قوّتِ حیوانیہ کو توڑنے کی بات نہیں بلکہ روزہ خود تقویٰ کی ایک عظیم الشان سیڑھی ہے''۔ تقویٰ کے معنیٰ ہیں اللہ تعالیٰ کی عظمت کو سامنے رکھتے ہوئے گناہوں سے بچنا یعنی یہ سوچ کر کہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں، اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہے ہیں، اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہو کر مجھے جواب دینا ہے۔

حضرت امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب ''منہاج العابدین'' میں فرماتے ہیں کہ...

قرآن میں لفظ تقویٰ تین معنوں میں آتا ہے: (1) تقویٰ عن الشرک یعنی شرک سے پرہیز کرنا (2) تقویٰ عن المعاصی یعنی گناہوں سے پرہیز کرنا (3) تقویٰ عن البدعة یعنی بدعت سے بچے رہنا۔

تو ہمیں رمضان سے تمام گناہوں سے بچنے کا درس ملنا چاہیۓ صرف کھانے پینے سے رُکے رہنے کا نام ''تقویٰ'' نہیں ہے کیوں کہ نبی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ''جو شخص روزے کی حالت میں جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا اور پیاسا رہنے کی کوئی حاجت نہیں''۔ [بخاری 1804]

جس نے روزہ دار کو روزہ افطار کرایا یا غازی کو سامانِ جہاد دیا اس کو بھی اتنا ہی اجر ملے گا۔ (بیہقی)

2 حلال اور حرام کی تمیز حرام سے بچنے کی تاکید بھی آئی ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ''لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ جَسَدٌ غُذِّیَ بِحَرَامٍ

''کہ حرام غذا سے پلا ہوا جسم جنّت میں نہیں جائے گا۔'' [مسند ابی یعلیٰ ار:43]

روزہ میں ہم اپنے اُوپر ایک خاص وقت کے لئے وہ چیزیں ''حرام'' کر دیتے ہیں جو کہ حلال ہیں (مثلاً کھانا پینا) تو جو پہلے سے ''حرام'' ہیں ان سے بچنا تو پہلے ضروری ہے، اسی طرح کاروبارِ زندگی میں جتنی چیزیں ''حرام'' ہیں ان تمام سے بچنے کا درس ہمیں روزہ سے ملتا ہے۔

3 مساکین پر رحم کرنے کی عادت روزہ سے مساکین پر رحم کرنے کی عادت بھی حاصل ہوتی ہے کیوں کہ روزہ دار جس وقت بھوکا ہوتا ہے اور اپنی اس حالت کو اپنے تمام اوقات میں یاد رکھتا ہے تو یہ یاد اس کو مساکین پر رحم کرنے پر اُبھارتی ہے کیوں کہ انسان میں رحم کا احساس تکلیف سے پیدا ہوتا ہے۔

4 اخلاص روزہ سے ہمیں اخلاص کا بھی درس ملتا ہے جو کہ تمام عبادات کی روح ہے۔ ہر عبادت میں اخلاص ضروری ہے یعنی صرف اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے عبادت کرنا روزہ چوں کہ ایک مخفی عبادت ہے (بندے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ہے کسی تیسرے کو اس کا علم نہیں ہوتا) اور روزے دار سخت بھوک پیاس کی حالت، کھانے پینے کے اسباب موجود ہوتے ہوئے بغیر کسی رُکاوٹ کے صرف اللہ تعالیٰ کے خوف سے رُکتے ہیں اسی کا نام ''اخلاص'' ہے اور یہی کیفیّت تمام عبادات میں ہونی چاہئے۔

5 اتباعِ شریعت اس ماہِ مقدّس سے ہمیں ایک سبق یہ بھی ملتا ہے کہ دین شوق پورا کرنے کا نام نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی پیروی کرنے کا نام ہے۔ سحری، افطاری روزہ کے یہ تمام اوقات بتاتے ہیں کہ دین اتباع کا نام ہے، جب کہا کھاؤ اس وقت کھانا حلال ہے، جب منع کر دیا اس وقت کھانا حرام ہے، مرضیات پر چلنے کا نام دین نہیں، یہ تربیت بھی روزہ سے حاصل ہوتی ہے۔ پھر یہی کیفیّت جو روزہ سے حاصل ہوئی ہے پوری زندگی باقی رہنی چاہئے۔

اس کے علاوہ پانچ اعمال کی کثرت رمضان المبارک کے خاص معمولات میں سے ہے۔

1 تلاوتِ قرآن 2 کلمہ طیّبہ کی کثرت 3 استغفار یعنی اپنے گناہوں پر نادم ہو کر توبہ کرنا 4 دوزخ سے پناہ مانگنا 5 جنّت مانگنا۔ (بحوالہ تنبیہ الغافلین)

اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان المبارک کے مقدّس لمحات کی قدر کرنے کی اور ان تمام اعمال کو اپنانے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

قضا نمازوں کا قرض

ادا کرنے کی فکر کیجئے

مولانا سعید قاسم، لاہور

قضا نمازوں کی ادائیگی کا ثبوت اور ان کی اہمیت

ربّ تعالیٰ کا ارشاد ہے
"نماز قائم کیجئے میری یاد کے لئے"۔ ﴿طٰہٰ: 14﴾

حدیث: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص نماز پڑھنا بھول جائے یا نماز پڑھے بغیر سو جائے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ وہ اس کو پڑھے جب اس کو یاد آئے۔ [مسلم:1600]

مطلب یہ ہے کہ زندگی میں جب بھی انسان کو اپنی کوئی چھوٹی ہوئی نماز یاد آئے تو اُسے وہ نماز ادا کرنا ہوگی۔ چناں چہ غزوۂ خندق کے موقع پر آپ ﷺ کی عصر کی نماز چھوٹ گئی تو آپ ﷺ نے مغرب اور عشاء کے درمیان اس کی قضا فرمائی۔ [مسلم: 145] نبی کریم ﷺ کے اس عمل سے قضا نمازوں کی ادائیگی کے ثبوت کے ساتھ ساتھ قضا نمازوں کی اہمیت بھی معلوم ہوئی کہ قضا ہو جانے والی نمازیں صرف توبہ کر لینے سے معاف نہیں ہوں گی بلکہ اُن سب کی ادائیگی بھی ضروری ہے۔

قضا عمری کا غلط طریقہ "جو شخص رمضان کے آخری جمعہ (جمعۃ الوداع کے دن) ایک فرض نماز قضا پڑھ لے اُس کی ستّر سال کی چھوٹی ہوئی نمازوں کی تلافی ہو جائے گی"۔ محدّثین (احادیث کے ماہرین) فرماتے ہیں کہ یہ ایک (موضوع) من گھڑت حدیث ہے۔ اور آج کل موبائلوں میں اس موضوع حدیث کا "مَیسِج (Message)" بہت گردش کر رہا ہے۔ اسے ہر گز فارورڈ (Forward) نہ کیجئے۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ حدیث کے مطابق نماز با جماعت پڑھنے سے پچیس [مسلم:649]، ایک اور حدیث کے مطابق ستائیس نمازوں کے برابر ثواب۔ [بخاری 619، مسلم 650] رمضان میں ایک نفل ثواب میں فرض کے برابر، ایک فرض ثواب میں ستّر فرضوں کے برابر۔ [صحیح ابن خزیمہ: 1887] مسجدِ نبوی میں ایک نماز ثواب میں پچاس ہزار نمازوں کے برابر، مسجدِ حرام میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نمازوں کے برابر ملتا ہے۔ [ابن ماجہ: 1413]

یاد رکھئے! مختلف احادیث میں مذکور ان سب صورتوں میں ذمّہ سے صرف ایک ہی نماز ادا ہوگی۔ کوئی بھی عبادت، اسی طرح رمضان میں جمعۃ الوداع کے دن کسی طرح کی کوئی نماز بھی سالہا سال کی چھوٹی ہوئی نمازوں کے قائم مقام نہیں بن سکتی، اسی طرح توبہ کر لینے سے نماز کو اپنے وقت پر ادا نہ کرنے کا گناہ تو معاف ہو جائے گا لیکن بلوغت سے لے کر اب تک کی سب قضا نمازوں کی ادائیگی ذمّہ میں باقی رہے گی، جب تک ان کو ادا نہ کر لے معاف نہیں ہو گی۔

تین شخصوں کی دُعا ردّ نہیں ہوتی: 1 روزہ دار 2 عادل بادشاہ 3 مظلوم [احمد، ترمذی]

روزہ کا فلسفہ ❁ عباداتِ رمضان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ.

اللہ تعالیٰ جلّ شانہ نے روزہ اس لئے فرض فرمایا تاکہ مسلمان متقی (نیک و پرہیزگار) بن جائیں۔ روزہ کی برکت سے ہمارے جسم و روح کی اندرونی و بیرونی سروس (صفائی و پاکی) کردی جاتی ہے۔ فضائل اعمال میں ایک روایت لکھی ہے کہ اگر میری اُمّت کو پتہ چل جائے کہ رمضان کی کیا فضیلت ہے اور رمضان کیا چیز ہے؟ تو میری اُمّت یہ تمنّا کرے کہ سارا سال ہی رمضان رہے۔ [بیہقی: 3634] ماہِ رمضان کی برکت سے رزق بڑھا دیا جاتا ہے۔" [ابن خزیمہ 1886] سخاوت عام ہوتی ہے"۔ [بیہقی: 3608]

ایک روزہ کی صورت ہے، ایک حقیقت ہے: صورت تو یہ ھے کہ صبح سے شام تک کھانے پینے اور بیوی سے جماع کرنے سے بچے رہنا "روزہ" کہلاتا ہے۔ حقیقت یہ ھے کہ پیٹ اور شرم گاہ کے تقاضوں سے بچنے کے ساتھ ساتھ آنکھ، کان، زبان، ہاتھ، پاؤں وغیرہ کو بھی گناہوں سے بچا کر روزہ رکھنا "نیک لوگوں کا روزہ" کہلاتا ہے۔ مزید دنیا کی فکروں سے آزاد ہو کر صرف اللہ تعالیٰ جلّ شانہ، کی طرف متوجّہ رہ کر روزہ ہو جائے تو سونے پہ سُہاگہ یہ تو انبیاء کرام و صدّیقین اور مقرّبین کا روزہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی نصیب فرمائیں آمین۔

از مدیر ماہنامہ علم و عمل، لاہور

عباداتِ رمضان: (1) بہ نیّتِ رضائے الٰہی روزہ رکھنا ایسا ثواب ہے کہ سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں"۔ [بخاری 38، مسلم 760] (2) سحری کھانا عبادت ہے"۔ [مسلم 2603] (3) افطار کرنا بھی عبادت ہے۔ اور کسی دوسرے کو روزہ افطار کرانا رکھنے کے برابر ثواب رکھتا ہے"۔ [مسند احمد 17074] (4) 20 رکعات تراویح پڑھنا عبادت ہے"۔ [مصنف ابن ابی شیبہ 7774] (5) اعتکاف بیٹھنا رمضان کی خاص عبادت ہے۔ (6) لیلۃ القدر کو پالینا 83 سال کی عبادت سے بڑی عبادت ہے۔ (7) تلاوت کرنا رمضان میں بہت بڑی عبادت ہے۔ (8) تسبیحات کرنا اچھی خاصی نیکیاں اکٹھی کر لینے والی بات ہے۔ (9) درود شریف پڑھنا۔ (10) فطرانہ ادا کرنا اور سخاوت وغیرہ کرنا۔ یہ اہم عبادات میں سے ہیں پھر رمضان المبارک میں ان سب کا ثواب ستّر گنا بڑھ جاتا ہے۔ [ابنِ خزیمہ: 1886]

ماہِ رمضان کی قدر کیجئے: عید کی تیاری میں لگ کر رمضان کا قیمتی وقت ضائع نہ کیجئے۔ عید کی تیاری ماہِ شعبان ہی میں مکمّل کر لیجئے۔ رمضان میں اگر عید کی تیاری کی ضرورت پڑے تو صرف ضروری درجہ کی تیاری ہی کیجئے۔ غرض رمضان کی قیمتی گھڑیوں کو خوب قیمتی بنایئے، ہر وقت چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے، تلاوت، درود شریف، کوئی نہ کوئی ذکر، کلمہ شریف وغیرہ پڑھتے رہئے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے رمضان کو نیکیوں بھرا رمضان بنا دیں آمین۔

ثُمَّ آمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ.

آنکھ، کان، زبان کی خوب نگرانی کیجئے کہ کہیں یہ گناہ تو نہیں کر رہے۔ (مدیر)

کھجور کے طبّی فوائد

حکیم نذیر احمد شیخ، حیدر آباد 0300-9371907

حدیث: جب تم میں سے کوئی شخص روزہ افطار کرے تو کھجور سے افطار کرے کیوں کہ وہ برکت ہے اگر کھجور نہ ملے تو پانی سے افطار کرے کیوں کہ وہ پاک کرنے والا ہے۔ [ترمذی 694]

کھجور مختلف قسم اور رنگ کی ہوتی ہے، کھجور کا ذائقہ اُس کی قسم کے مطابق تیز یا ہلکا میٹھا اور ساخت نرم، ملائم یا سخت ہوتی ہے۔ عام طور پر کھجور کا رنگ سیاہ و سرمئی مائل کالا یا لال بھورا ہوتا ہے۔ کھجور مزاج کے لحاظ سے گرم ہوتی ہے، انسان کو صحّت مند رکھنے کے لئے کھجور کے بے مثال طبّی فائدے ہیں۔ موسمِ گرما کے مقابلے میں موسمِ سرما میں مختلف طریقوں سے زیادہ استعمال کی جاتی ہے۔ قرآن پاک میں کھجور کا ذکر بہ نسبت اور پھلوں کے زیادہ ہے اور پھر قرآن میں کھجور کے متعلقات کو بھی مختلف حوالوں سے بیان کیا گیا ہے۔ توریت اور انجیل میں بھی کھجور کا ذکر 48 مقامات پر آیا ہے۔

حدیث میں ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس گھر میں کھجور نہ ہو اس گھر والے بھوکے ہیں''۔ [مسلم: 2046]

کھجور سے روزہ افطار کرنا سنّت ہے اور دن بھر کے فاقے اور بھوک کی وجہ سے جسمانی کمزوری دور کرنے کے لئے اور توانائی وطاقت حاصل کرنے کے لئے کھجور سے افطاری فوری قوت بخشتی ہے اور جلد ہضم ہوجاتی ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''جس نے صبح سات عدد کھجوریں کھائیں وہ شام تک زہر کے اثر سے محفوظ رہے گا اور جس نے شام کو کھائیں وہ صبح تک محفوظ رہے گا۔ [مسلم 5459] کھجور میں بہت غذائیت اور حیاتین (وٹامن) موجود ہیں، کھجور ہمیشہ ہاضمہ کا خیال رکھ کر کھانی چاہئے، کمزور ہاضمے اور جن لوگوں کو اکثر پیچش رہتی ہے ان کو احتیاط کرنی چاہئے۔ کھجور کو نہار منہ کھانے سے پیٹ کے کیڑے مرجاتے ہیں۔ میرے محسن اور قریبی دوست خطیب مسجد قبا مدینہ منوّرہ کچھ عرصہ پہلے پاکستان تشریف لائے اور مجھے میزبانی کا شرف بخشا، باوجود ذیابیطس (شوگر) کی بیماری کے ایک خاص قسم کی کھجور اطمینان سے کھا رہے تھے، میں نے عرض کیا کہ حضرت! کھجور تو بہت میٹھا ہوتا ہے اور آپ کو شوگر ہے، تو ایک حدیث پاک بتائی کہ برنی کھجور جو صرف مدینہ منوّرہ میں ہوتی ہے اور وہاں سے ہی ملتی ہے اُس کے کھانے سے کوئی نقصان نہیں ہوتا، بلکہ طاقت وتوانائی میں اضافہ ہوتا ہے [مستدرک حاکم 4750] اور فرمایا میں نے جب سے یہ حدیث پاک پڑھی ہے کامل یقین کے ساتھ برنی کھجور دو تین دانے روزانہ کھاتا ہوں شوگر نہیں بڑھتی۔

بچوں کا علم و عمل

احترام رمضان کا سبق آموز واقعہ

ایک مرتبہ (یہ وہ وقت تھا جب مسلمان غالب تھے اور کفّار اِن کے درمیان رہتے تھے) ایک مجوسی (آتش پرست، کافر) کے بیٹے نے رمضان المبارک کے دنوں میں کھانا کھایا، جب اس نے کھلے عام کھانا کھایا تو اس مجوسی کو بہت غصہ آیا، اس نے اپنے بیٹے کو ڈانٹ ڈپٹ کی کہ تجھے شرم نہیں آتی کہ یہ مسلمانوں کا مقدّس مہینہ ہے، وہ دن میں روزہ رکھتے ہیں اور تو دن میں اس طرح کھلے عام کھا رہا ہے، (اور ان کا دل دُکھا رہا ہے) خیر بات آئی گئی ہوگئی۔ اس مجوسی کے پڑوس میں ایک بزرگ رہتے تھے جب اس مجوسی کا انتقال ہوگیا تو ان بزرگ نے اس کو خواب میں دیکھا کہ وہ مجوسی جنّت کی بہاروں میں ہے۔ وہ بڑے حیران ہوئے اس سے پوچھنے لگے آپ تو مجوسی تھے اور میں آپ کو جنّت میں دیکھ رہا ہوں (کیا ماجرا ہے؟) وہ جواب میں کہنے لگا کہ "ایک مرتبہ میرے بیٹے نے رمضان المبارک میں کھلے عام کھانا کھایا تھا اور میں نے رمضان المبارک کے ادب کی وجہ سے اس کو ڈانٹا تھا۔ اللہ تعالیٰ کو میرا یہ عمل اتنا پسند آیا کہ موت کے وقت مجھے کلمہ پڑھنے کی توفیق نصیب فرمادی، اس طرح مجھے اسلام پر موت آئی اور اب میں جنّت میں مزے لے رہا ہوں"۔ (نزھۃ المجالس 191/1)

دیکھئے! صرف ادب کا یہ حال ہے کہ ایک کافر مجوسی کو ایمان کی توفیق نصیب ہوتی ہے تو جو صحیح معنیٰ میں روزہ رکھے گا اس کا کیا عالَم ہوگا، اندازہ کیجئے۔ اسی طرح جو آدمی رمضان کی بے احترامی کرے گا اس کی سزا کیا ہوگی، اس کا بھی اندازہ کر لیجئے۔

رمضان المبارک کا نام رمضان کیوں؟

از نور اللہ نور صاحب

رمضان... رَمْضٌ سے ہے بمعنیٰ تپش و گرمی... ① امام قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اس ماہ میں اعمال کی کثرت گناہوں کو جلا دیتی ہے اس لئے نام "رمضان" رکھا۔ ② بعض کہتے ہیں رمضان اس لئے کہتے ہیں اس ماہ میں وعظ و نصیحت کی گرمی اور آخرت کی فکر دلوں میں جگہ پالیتی ہے۔ (الجامع لاحکام القرآن للقرطبی 291/2)

③ بعض کہتے ہیں جب لوگوں نے مہینوں کے نام رکھے تو رمضان کا مہینہ سخت گرمی میں واقع ہوا اس لئے اس کا نام "رمضان" رکھ دیا۔ (مختار الصحاح ص 320)

لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ [بخاری]

افطار پارٹی

مرسلہ: محمد فہیم عالم، لاہور

بچوں کا علم و عمل

منّے میاں کے اعلان کو سُن کر سب گھر والے سکتے میں آ گئے، یوں محسوس ہوتا تھا جیسے کہ سب کو سانپ سونگھ گیا ہو۔

رمضان کی آمد آمد تھی، کل روزہ متوقّع تھا، منّے میاں کل اپنی زندگی کا پہلا روزہ رکھ رہے تھے۔ اس خوشی میں ابّا جان نے ایک شان دار ''افطار پارٹی'' کا اعلان کیا تھا۔ اور ساتھ ہی یہ کہا تھا کہ اس پارٹی میں منّے میاں کے تمام دوستوں کو بھی بلایا جائے گا۔ ابّا جان کے اس اعلان پر منّے میاں سمیت سبھی گھر والے بے حد خوش تھے۔ لیکن پھر منّے میاں کو پتہ نہیں کیا سوجھی، منّے میاں آج اسکول سے گھر آئے تو یہی اعلان کیا ''میں ''افطار پارٹی'' کی اس رسم میں شریک نہیں ہوں گا، تو پارٹی بھی نہیں ہوگی اور میں یہی چاہتا ہوں''۔ ''منّے میاں! بتاؤ آخر تم ایسا کیوں چاہتے ہو؟ ہم تو افطار پارٹی کی تمام تیاریاں مکمّل کر چکے ہیں''۔ ابّا جان نے پوچھا۔

''دراصل میں آپ سب کو ایک بُری بات سے بچانا چاہتا ہوں''۔

منّے میاں بڑی معصومیت سے بولے۔ ''بُری بات، کیا مطلب؟'' سب گھر والوں نے چونک کر منّے میاں کی طرف دیکھا اور بولے ''افطار پارٹی تو بہت ثواب کا کام ہے''۔

وہ بری بات ہے ''دکھلاوا'' کیوں کہ ہم نے افطار پارٹی کے یہ تمام انتظامات دِکھلاوے کے لئے کئے ہیں، اور دِکھلاوا تو اللہ تعالیٰ کو بے حد ناپسند ہے، ہمارے پیارے نبی ﷺ کا فرمان ہے جب قیامت کا دن ہوگا (اللہ تعالیٰ سب اگلوں پچھلوں کو جمع فرمائیں گے) ایک پکارنے والا پکارے گا جس نے غیر اللہ کے لئے کوئی کام کیا (یعنی اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود نہ تھی بلکہ دوسروں کو دکھانا مقصود تھا) پس اس کو چاہیے کہ وہ اپنے عمل کا ثواب اسی سے لے جس کے لئے اس نے وہ کام کیا۔ [جامع الاحادیث للسیوطی: 2681] منّے میاں بولے۔ ''ٹھیک ہے منّے میاں پھر ہم یہ پارٹی منسوخ کر دیتے ہیں''۔ ابّا جان فیصلہ کن انداز میں بولے۔ ''یہ ہوئی نا بات...'' منّے میاں خوش ہو کر بولے۔

ویسے منّے میاں تمہیں یہ سب باتیں کس نے بتائیں''؟ ابّا جان منّے میاں کی طرف متوجّہ ہوئے۔

''ابّا جان! یہ سب باتیں آج ہمارے ٹیچر نے بتائی تھیں اور میں نے یاد کر لیں''۔ منّے میاں معصومیت سے بولے۔ یوں چھوٹے سے منّے میاں آج انہیں اپنے قد سے کافی بڑے لگ رہے تھے۔

نبی کریم ﷺ عیدین کے خطبہ میں بکثرت تکبیر (اَللّٰہُ اَکْبَر) پڑھا کرتے تھے۔ [ابنِ ماجہ]

چارسوسال تک مسلسل تلاوت

مرسلہ: بنتِ عبیداللہ زاہد، سرگودھا

دسویں صدی ہجری میں جب سلطان سلیم کو خلافت ملی تو وہ نبی کریم ﷺ کی طرف منسوب برکات کو مصر سے استنبول لے آئے، اور یہ اہتمام کیا کہ 'توپ کاپے سرائے'' میں ان کو محفوظ رکھنے کے لئے ایک مستقل کمرہ تعمیر کیا، جب تک سلطان سلیم زندہ رہے استنبول میں مقیم رہنے کے دوران اس کمرے میں خود اپنے ہاتھ سے جھاڑو دیتے تھے اس کے علاوہ اس کمرے میں انہوں نے حفّاظِ قرآن کو مقرّر کیا کہ وہ چوبیس گھنٹے یہاں تلاوت کرتے رہیں۔ حفّاظ کی ڈیوٹیاں مقرّر تھیں اور ایک جماعت کا وقت ختم ہونے سے پہلے دوسری جماعت آ کر تلاوت شروع کر دیتی تھی، اس طرح یہ سلسلہ بعد کے خلفاء نے بھی جاری رکھا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ فرماتے ہیں اس طرح دنیا میں شاید یہ واحد جگہ ہے جہاں چارسوسال تک مسلسل تلاوت قرآن ہوتی رہی ہے اور اس دوران ایک لمحہ کے لئے بھی بند نہیں ہوئی، خلافتِ عثمانیہ کے خاتمہ کے بعد یہ مبارک سلسلہ بھی موقوف ہوگیا۔ (جہاں دیدہ: 338)

قرآن پاک کی برکات

ابو سمیّہ، لاہور

حدیث: جو قرآن یا ذکر (میں مشغول ہونے) کی وجہ سے دُعا نہ مانگ سکا تو حق تعالیٰ جلّ شانہٗ اسے مانگنے والوں سے بھی زیادہ عطا فرماتے ہیں۔ [ترمذی: 2926]

حدیث: قرآن پاک ایسی دولت ہے جس کے بعد غربت نہیں اور اس کے علاوہ کوئی دولت مندی نہیں۔

[طبرانی فی الکبیر: 742، بیہقی: 2614]

حدیث: حامل (باعمل حافظِ) قرآن کی دُعا قبول ہوتی ہے۔ [بیہقی: 2212]

حضرت نافع مدنی قراء سبعہ میں سے ہیں، تابعی ہیں، حضرت نافع جب گفتگو فرماتے تو اُن کے منہ سے مشک کی خوشبو آتی تھی، جب آپ سے پوچھا گیا کہ جب آپ لوگوں کو پڑھانے بیٹھتے ہیں کیا آپ خوشبو استعمال فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں خوشبو نہیں لگاتا لیکن میں نے خواب میں نبی پاک ﷺ کی زیارت کی تو نبی علیہ السلام نے میرے منہ میں تلاوت فرمائی بس میں اس وقت سے یہ مہک محسوس کرتا ہوں۔

(معرفۃ القراء الکبار للذہبی 109/1)

ہر قوم کے لئے ایک عید ہوتی ہے اور یہ (عید الفطر اور عید الاضحیٰ) ہماری عید ہے۔ [بخاری، مسلم]

رمضان کی پہلی و آخری رات میں مسلمانوں کی بخشش کا اعلان

جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم نے فرمایا کہ "تمہیں خبر ہے کہ کیا چیز تم کو پیش آئے گی؟ تم کس چیز کا استقبال کر رہے ہو؟ تین مرتبہ یہ فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا وحی نازل ہوئی ہے؟ فرمایا نہیں، انہوں نے عرض کیا کہ کیا دُشمن نے چڑھائی کر دی ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا نہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: تو پھر کیا بات پیش آئی؟ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم نے فرمایا کہ "بے شک اللہ تعالیٰ ماہِ رمضان کی پہلی رات میں اِس قبلہ کے تمام لوگوں (یعنی مسلمانوں) کی بخشش فرما دیتے ہیں"۔ الی آخر الحدیث [صحیح ابن خزیمہ:1885]

جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم نے فرمایا کہ "میری اُمّت کو رمضان شریف کے بارے میں پانچ چیزیں خاص طور سے دے دی گئی ہیں جو پہلی اُمّتوں کو نہیں ملیں: (1) روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ (2) روزہ داروں کے لئے افطار کے وقت تک فرشتے بھی دُعا کرتے ہیں۔ (3) جنّت ان کے لئے روزانہ سجائی جاتی ہے، پھر حق تعالیٰ جلّ شانہٗ ارشاد فرماتے ہیں: قریب ہے کہ میرے بندے دُنیا کی مشقّتیں اپنے اُوپر سے پھینک کر تیری (جنّت کی طرف) آئیں۔ (4) رمضان میں سرکش شیاطین قید کر لئے جاتے ہیں تا کہ لوگ اُن بُرائیوں تک نہ پہنچ سکیں جن کی طرف غیر رمضان میں پہنچ جاتے ہیں۔
(5) رمضان کی آخری رات میں روزہ داروں کے لئے مغفرت کر دی جاتی ہے" الی آخر الحدیث [مسند احمد 7917، بزار 8571، بیہقی 3330]

پیارے بچّوں کے لئے پیارے نام: (1) محمد احمد (2) محمد عمر (3) محمد عثمان (4) محمد طلحہ (5) محمد ظہیر

پیاری بچیوں کے لئے پیارے نام: (1) آسیہ محمد (2) خویلہ محمد (3) رمیثہ محمد (4) سَھْلَہ محمد (5) حسّانہ محمد

یہ غلط نام یا لقب نہ رکھیے: (1) عبدالرسول (2) پرویز (3) شہنشاہ

نوٹ: یہ تینوں نام رکھنے اس لئے جائز نہیں ہیں کہ عبدالرّسول کا معنیٰ "رسول کا بندہ"، حالاں کہ بندگی سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کی نہیں۔ اور پرویز نامی شخص (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دُشمن کا نام جس) کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بددُعا فرمائی تھی (اوجز المسالک)۔ شہنشاہ کسی زندہ یا فوت شدہ کو کہنا جائز نہیں۔ (فتاویٰ محمودیہ)

جامعہ کے شب و روز

اس جامعہ میں
درجۂ متوسطہ کا داخلہ کھول دیا گیا ہے

1 5/جون کو بسلسلہ ماہانہ بیان محی السنہ شیخ المشائخ عارف باللہ حضرت مولٰنا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم کے فرزند ارجمند (صاحبزادہ) حضرت مولٰنا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب مدظلہ کی تشریف آوری ہوئی۔ ہماری درخواست پر اپنے مدرسہ کے ایک ہونہار طالب علم کو حضرت اپنے ساتھ لائے تھے، حضرت کے اصلاحی بیان سے پہلے اُن کے دو زبردست بیان ہوئے: ایک عظمتِ قرآن پر دوسرا سیرت پر۔ پھر حضرت حکیم مظہر صاحب کا مفصل اصلاحی بیان ہوا، تقویٰ حاصل کرنے اور تقویٰ باقی رکھنے کے اصول پر مختلف واقعات سے وضاحت فرماتے رہے۔
اللہ تعالیٰ ان کی آمد و بیان کو قبول فرمالیں آمین۔

2 اس جامعہ میں حضرت مولٰنا منظور احمد نعمانی صاحب کی تشریف آوری ہوئی اور مختصر بیان فرمایا۔

3 فی طالب علم (طعام کا) ماہانہ خرچہ/1500 روپے جب کہ سالانہ (کھانے کا) خرچ /13500 روپے ہے

4 مدرسہ کے دارُالاقامۃ (طلباء کے ہاسٹل) کی پانچ منزلہ عمارت کا نقشہ ابتدائی مرحلہ میں تیار ہے، اِس بلڈنگ کے آغاز کے لئے کافی وسائل درکار ہیں، اِس لئے قارئینِ کرام دارُالاقامۃ کی جلد تعمیر شروع ہونے کے لئے دُعا فرماتے رہیں۔ شکریہ

5 **رسالہ کی قیمت** نومبر 2011ء (شمارہ نمبر 97) سے فی شمارہ 15 روپے اور سالانہ 200 روپے کردی گئی ہے۔ پاکستان میں ہر چیز کے مہنگا ہونے کی وجہ سے مجبوراً فی رسالہ صرف 3 روپے بڑھائے جارہے ہیں جیسا کہ قارئینِ کرام کو بخوبی علم ہے کہ اس رسالہ میں کسی قسم کا کوئی اشتہار بھی نہیں دیا جاتا اور مجبوری کے بغیر قیمت بھی نہیں بڑھائی جاتی امید ہے کہ اس دینی رسالہ کو پھیلانے میں آپ کا تعاون شامل حال اور برقرار رہے گا ان شاء اللہ تعالیٰ

مہر

مہر کی کم از کم مقدار دس درہم ہے یعنی دو تولہ ساڑھے سات ماشہ چاندی (30.618 گرام)

	درہم	تولہ	گرام
چاندی کا نصاب	200	52.5	613
کم از کم مہر	10	2.625	31
مہر فاطمی	500	131.25	1531

یا اس کی بازاری قیمت۔ چاندی کا ریٹ چوں کہ مختلف ہوتا رہتا ہے اس لئے جس دن حساب کرنا ہو اس دن اپنے علاقہ سے ریٹ لے کر بازاری قیمت نکال لینی چاہئے۔

اِس مرتبہ جامعہ عبداللہ بن عمر میں درجۂ متوسطہ کا داخلہ کھول دیا گیا ہے۔ 10 ستمبر سے 15 ستمبر تک درجۂ اولیٰ و متوسطہ میں داخلے ہوں گے ان شاء اللہ تعالیٰ شناخت/ضمانت نامہ اور والد کے شناختی کارڈ کی کاپی ساتھ ہونا ضروری ہے متوسطہ کے لئے چھ سات جماعتیں پڑھا ہوا حافظ قرآن اور اولیٰ کے لئے میٹرک پاس حافظ قرآن کو ترجیح دی جائے گی ان شاء اللہ تعالیٰ۔

نام اجناس	مقدار فطرانہ	قیمت
کشمش	ایک صاع (ساڑھے تین سیر)	
کھجور/چھوارہ	ایک صاع (ساڑھے تین سیر)	
جو/جو کا آٹا	ایک صاع (ساڑھے تین سیر)	
گندم/گندم کا آٹا	نصف صاع (پونے دو سیر)	

اَجناس کی تازہ قیمتیں ادائیگی سے قبل معلوم کرلیجئے

جنابِ رسول اللہ ﷺ کی بددُعا سے بچیے

آپ ﷺ نے تین قسم کے بدنصیبوں کے لئے بددُعا فرمائی خیال فرمایئے کہ کہیں ہم اُن میں سے تو نہیں؟

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''منبر کے قریب ہو جاؤ''، ہم لوگ حاضر ہوگئے۔ جب آپ ﷺ نے منبر کے پہلے درجہ پر قدم مبارک رکھا پھر فرمایا ''آمین''، جب دوسرے درجہ پر قدم رکھا تو پھر فرمایا ''آمین''، جب تیسرے درجہ پر قدم رکھا تو پھر فرمایا ''آمین''۔ جب آپ ﷺ خطبہ سے فارغ ہو کر نیچے اُترے تو ہم نے عرض کیا کہ ہم نے آج آپ سے ایسی بات سُنی جو پہلے کبھی نہیں سُنی تھی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس وقت جبریل علیہ السلام میرے سامنے آئے تھے (جب پہلے درجہ پر قدم رکھا تو) انہوں نے کہا ''ہلاک ہو وہ شخص جس نے رَمضان المبارک کا مہینہ پایا پھر بھی اس کی مغفرت نہ ہوئی'' میں نے کہا ''آمین''۔ پھر جب میں دوسرے درجہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا ''ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے آپ ﷺ کا ذکر ہو اور وہ درود نہ بھیجے'' میں نے کہا ''آمین''۔ جب میں تیسرے درجہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا ''ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے اس کے والدین یا ان میں سے کوئی ایک بڑھاپے کو پائیں اور وہ اس کو جنّت میں داخل نہ کرائیں'' میں نے کہا ''آمین''۔ [شعب الایمان للبیہقی:1572]

اس حدیث میں جبریل علیہ السلام جیسے مقرّب فرشتہ نے تین بددُعائیں دی ہیں اور آپ ﷺ نے ان تینوں پر آمین فرمائی۔ تو گویا تینوں بدنصیبوں کو آپ ﷺ ہی کی بددُعا ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی بدنصیبیوں سے بچائیں آمین

جس نے یہ دُعا پڑھی اس نے والدین کا حق ادا کر دیا

علامہ عینی رحمہ اللہ تعالیٰ نے شرح بخاری میں ایک حدیث نقل کی ہے کہ جو شخص ایک مرتبہ یہ دعا پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَلَهُ الْكِبْرِيَاءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَ رَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَلَهُ الْعَظَمَةُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ هُوَ الْمَلِكُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ وَلَهُ النُّوْرُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

اور اس کے بعد یہ دُعا کرے: ''یا اللہ! اس کا ثواب میرے والدین کو پہنچا دیجئے''۔ اُس نے والدین کا حق ادا کر دیا۔

نوٹ: والدین دونوں زندہ ہوں یا دونوں میں سے ایک یا دونوں فوت شدہ ہوں ثواب ہر حال میں پہنچایا جا سکتا ہے۔

اوقاتِ رابطہ

کوشش کیجئے کہ صبح 8 سے شام 5 تک ہی رابطہ کیا جائے۔ بصورتِ مجبوری رات 8 بجے تک وقت ہے۔

رسالہ کے لئے رابطہ نمبر

1 0331-4546365 2 0302-4143044

مدرسہ کے لئے رابطہ نمبر

1 0322-8405054 2 مدرسہ و رسالہ دونوں کے لئے 042-35272270

جامعہ عبداللہ بن عمر

23۔ کلومیٹر فیروزپور روڈ متصل گجومتہ نزد کاہنہ نو۔ لاہور (پوسٹ کوڈ 53100)

انٹرنیٹ پر ''علم و عمل'' کا مطالعہ کرنے کے لئے

www.ibin-e-umar.edu.pk